ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جرمنی کے مشرقی حصہ میں حضور کا تاریخی ورود

ارفورٹ کے لارڈ میئر مسٹر روگے حضور کا استقبال کر رہے ہیں

ارفورٹ میں حضور ایدہ اللہ کی استقبالیہ تقاریب کے بعض مناظر

ارفورٹ کے لارڈ میئر مشایعت کی غرض سے
حضور کو اپنے دفتر لے جانے کا اشارہ کر رہے ہیں

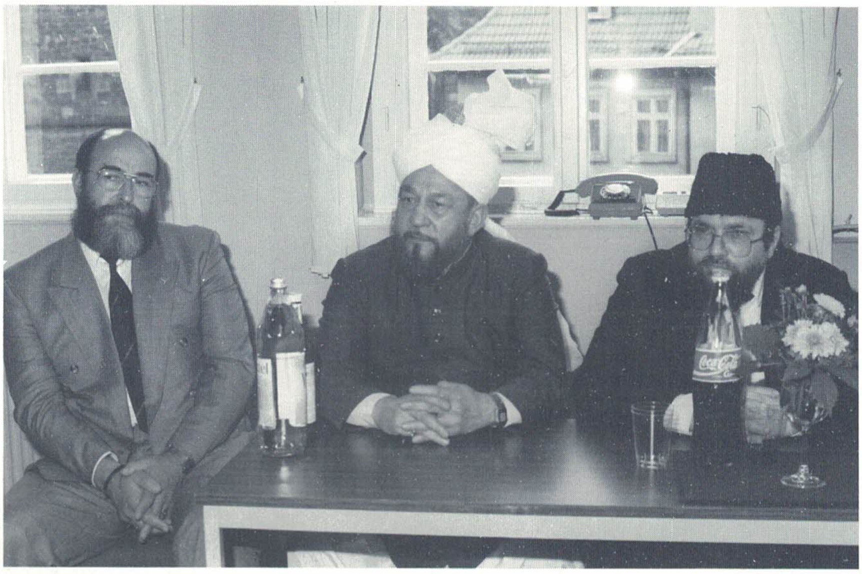

حضور ارفورٹ میں پریس کانفرنس
سے خطاب فرما رہے ہیں

پریس کانفرنس میں شرکت کرنے والے صحافی
حضور کے ارشادات سننے میں محو ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جمادی الثانی ۱۴۱۱ھ - صلح ۱۳۶۹ ہش - جنوری ۱۹۹۱ عیسوی

جلد ۱۶ شمارہ ۱

مجلس ادارت

صدر مجلس : عبداللہ واگس ہاوزر

نگران : امیر جماعت احمدیہ
مسعود احمد جہلمی

ایڈیٹر : مشنری انچارج
عرفان احمد خان

نائبین :
ڈاکٹر عمران احمد خان — انس محمود منہاس
ڈاکٹر وسیم احمد طاہر — خلیق سلطان انور

معاونین :
سعید اللہ خان — ندیم احمد — منصور احمد چیمہ

پبلشر : اسمٰعیل نوری

مینجر : فلاح الدین خان

معاونین خصوصی :

فرینکفرٹ ریجن	عثمان مسعود	میونخ ریجن	عزیز احمد طاہر
ہمبرگ ریجن	چوہدری نعیم الدین	برلن ریجن	سلطان احمد اٹھوال
کولون ریجن	چوہدری عظمت علی	سٹٹ گارٹ ریجن	یحیٰی رفیع الدین

قیمت فی پرچہ ایک مارک

فہرست مضامین

- اداریہ
- القرآن - الحدیث
- ملفوظات
- پیغام امیر جماعت احمدیہ
- حضور ایدہ اللہ کا خواتین سے خطاب
- منظوم کلام
- حضور کا دورہ جرمنی ایک رپورٹ
- مقالہ خصوصی
- منظومات
- پریس کانفرنس
- لائبیریا میں احمدیوں کے حالات
- سگریٹ نوشی
- اہم جماعتی تقریبات ۱۹۹۱ء
- فہرست احمدیہ لٹریچر مع قیمت
- حضور کے دورہ کی تصاویر
- اہم اعلانات

قارئین اخبار احمدیہ کو نیا سال مبارک ہو

ادارہ

اداریہ

فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ

(اے سمجھ بوجھ رکھنے والے لوگو! عبرت حاصل کرو)

جب سے عراق نے کویت پر حملہ کر کے اُس پر قبضہ کیا ہے امریکی فوجیں جن میں عیسائی، یہودی اور لامذہب سب شامل ہیں لاکھوں کی تعداد میں سعودی عرب پہنچ چکی ہیں۔ اُنہیں سعودی عرب کے دفاع کی آڑ میں کویت اور عراق کی سرحد کے ساتھ ساتھ پھیلا دیا گیا ہے۔ انہوں نے ان افواج کے انتظام اور اسلحہ سمیت اشیاء صرف کی بہم رسانی کے لئے جگہ جگہ چھاؤنیاں قائم کی ہوئی ہیں۔

اس پر مزید غضب یہ ہے کہ ہزاروں ہزار کی تعداد میں امریکی عورتیں بھی فوجی خدمات انجام دینے کی غرض سے اُس سرزمین مقدس میں پہنچی ہوئی ہیں اور ان کی حیاء سوز حرکات سعودی عوام اور وہاں کے پورے معاشرہ کے لئے سوہان روح بنی ہوئی ہیں اور وہ ٹکٹک ٹکٹک دیدم دم نہ کشیدم کے مصداق بنے ہوئے ہیں۔ اُدھر آئے دن دنیا بھر کے اخباروں میں یہ افسوسناک خبریں چھپ رہی ہیں کہ ان لاکھوں امریکی فوجیوں کی آؤبھگت اور تفریحِ طبع کے لئے ٹنوں ٹن شراب، سؤر کا گوشت اور فحش رسالے اور فلمیں وغیرہ امریکہ سے سعودی عرب میں درآمد کی جا رہی ہیں۔ اُن امریکی فوجیوں نے اپنی حیاء سوز حرکات اور انتہائی قابل اعتراض تفریحی سرگرمیوں کی وجہ سے سرزمین عرب کے تقدس کو پامال کر کے رکھ دیا ہے۔ خاص طور پر اُم الخبائث شراب اور انتہائی نجس لحم الخنزیر کی بہت بھاری مقدار میں درآمد نے پورے عالم اسلام میں بے چینی و اضطراب کی لہر دوڑا دی ہے اور ہر جگہ اس افسوسناک صورت حال پر غم و اندوہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

سوچنے والی بات یہ ہے کہ آج سرزمین عرب میں عیسائی، یہودی، لامذہب اور دہریے لاکھوں کی تعداد میں دندناتے پھر رہے ہیں۔ وہ مقدس سرزمین جسے آج سے چودہ سو سال پہلے بتوں، ام الخبائث شراب، لحم الخنزیر، جوئے اور دیگر رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ سے بکلی پاک کر دیا گیا تھا آج وہاں امریکی فوجوں کو مدعو کر کے ان تمام حرام چیزوں کو در آنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں امریکی فوجی وہاں بلوائے جا سکتے ہیں اور بہت سی نجس چیزیں جو قطعی حرام ہیں وہاں درآمد کی جا سکتی ہیں لیکن سعودی حکومت کے ایک حکم کے بموجب اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان رکھنے والا کوئی احمدی سرزمین عرب میں داخل نہیں ہو سکتا۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ

القرآن ، الحدیث

القرآن الحکیم

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَ
الْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا
الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿۷۲﴾

لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ
وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾ (سورۃ الاحزاب)

ترجمہ :-

ہم نے کامل امانت (یعنی شریعت) کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تھا۔ لیکن اس کے اُٹھانے سے انھوں نے انکار کردیا اور اس سے ڈر گئے لیکن انسان نے اس کو اُٹھا لیا۔ وہ یقیناً بہت ظلم کرنے والا اور عواقب سے بے پرواتھا۔

(ہمارے اس شریعت کے بوجھ لادنے کا) نتیجہ یہ ہُوا کہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو اللہ نے عذاب دیا۔ اور مومن مردوں اور مومن عورتوں پر فضل کیا اور اللہ ہے ہی بڑا بخشش کرنے والا اور بار بار کرم کرنے والا۔

الحدیث

"حُسنِ خُلق"

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيُبَلِّغُ الْعَبْدَ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ۔

(طبرانی فی الاوسط صحیح علی شرط مسلم)

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا ذَرٍّ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى خَصْلَتَيْنِ هُمَا اَخَفُّ عَلَى الظَّهْرِ وَاَثْقَلُ عَلَى الْمِيْزَانِ مِنْ غَيْرِهِمَا قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ وَطُوْلِ الصَّمْتِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا۔

(ایضاً)

ترجمہ :-

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حُسنِ خُلق ایک ایسی چیز ہے کہ جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو نمازی اور روزہ دار کا درجہ دے دیتا ہے۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضورؐ ایک دفعہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کو ملے اور فرمایا کہ ابوذر کیں تمہیں دو صفات نہ بتاؤں جو ایسی ہیں کہ پیٹھ پر تو وہ ہر دوسری چیز کے مقابل پر ہلکی ہیں لیکن ترازو میں ہر دوسری چیز سے وزنی ہیں۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ ضرور بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا حُسنِ خُلق اختیار کرو اور کم وقت بولا کرو زیادہ وقت خاموش رہا کرو اور قسم ہے مجھے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے خدا کی مخلوق نے ان جیسا (اچھا) اور کوئی عمل نہیں کیا۔

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے عظیم الشان ثمرات

اور جو شخص اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہے وہ بلاشبہ قبر میں سے اٹھایا جاتا ہے اور ایک روحانی زندگی اس کو بخشی جاتی ہے۔ نہ صرف خیالی طور پر بلکہ آثار صحیحہ صادقہ اس کے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور آسمانی مددیں اور سماوی برکتیں اور روح القدس کی خارق عادت تائیدیں اس کے شامل حال ہو جاتی ہیں۔ اور وہ تمام دنیا کے انسانوں میں سے ایک منفرد انسان ہو جاتا ہے یہانتک کہ خدا تعالیٰ اس سے ہم کلام ہوتا ہے اور اپنے اسرار خاصہ اس پر ظاہر کرتا ہے اور اپنے حقائق و معارف کھولتا ہے اور اپنی محبت اور عنایت کے چمکتے ہوئے علامات اس میں ظاہر کرتا ہے اور اپنی ربوبیت کا آئینہ اس کو بنا دیتا ہے۔ اس کی زبان پر حکمت جاری ہو جاتی ہے اور اس کے دل سے نکاتِ لطیفہ کے چشمے نکلتے ہیں اور پوشیدہ بھید اس پر آشکار کئے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ ایک عظیم الشان تجلّی اس پر فرماتا ہے اور اس سے نہایت قریب ہو جاتا ہے اور اپنی استجابتِ دعاؤں میں اور اپنی قبولیتوں میں اور فتح ابوابِ معرفت میں اور انکشاف اسرارِ غیبیہ میں اور نزول برکات میں سب سے اوپر اور سب پر غالب ہوتا ہے۔

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۲۱، صفحہ ۲۲۲

نئے سال کے آغاز پر جرمنی کے ایثار پیشہ احمدیوں کے نام

امیر جماعت احمدیہ جرمنی جناب عبداللہ واگس ہاؤزر کا اہم پیغام

ہم بحمد اللہ تعالیٰ یکم صلح ۱۳۷۰ ہجری شمسی (مطابق یکم جنوری ۱۹۹۱ء عیسوی) سے نئے سال میں داخل ہو چکے ہیں۔ ہم احمدیوں کے لئے ہر نیا سال خوشی کا یہ پیغام لے کر آتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عالمگیر غلبۂ اسلام کی موعودہ منزل کے اور زیادہ قریب ہو گئے ہیں۔ سو یہ نیا سال بھی ہمارے لئے خوشی کا یہی پیغام لے کر آیا ہے، فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

غلبۂ اسلام کی منزل کا سال بہ سال قریب سے قریب تر ہونا ہمارے لئے خوشی کا موجب ہے اور ہونا بھی چاہیئے۔ لیکن ساتھ ہی ہمیں اس امر کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ منزل مقصود کے قریب تر ہونے کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ وقت کی رفتار کے ساتھ ساتھ ہم اپنے قدموں کی رفتار کو بھی تیز کریں اور کرتے چلے جائیں کیونکہ اگر راہ پر چلتے چلتے ہمت پست ہونے لگے اور پیش قدمی کی رفتار سست پڑ جائے تو قریب آئی ہوئی منزل بھی دور ہو جایا کرتی ہے منزلیں اُن کی طرف پیش قدمی کی رفتار میں روزافزوں اضافہ کی نسبت سے ہی قریب آیا کرتی ہیں۔ اسی لئے منزل مقصود کے قریب آنے میں ماہ و سال کے بعجلت گزرنے سے کہیں زیادہ اہمیت اس امر کو حاصل ہوتی ہے کہ جادۂ منزل پر گامزن ہونے والوں کے قدم وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تیز سے تیز تر ہوتے جا رہے ہیں اور وہ بحمد اللہ تعالیٰ تیز رفتاری کے ساتھ آگے سے آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

اس امر کے پیش نظر کہ ہم بحمد اللہ تعالیٰ نئے سال میں داخل ہو چکے ہیں میں جرمنی کے احمدی مردوں، عورتوں اور بچوں سے یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ نئے سال میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہوئے غلبۂ اسلام کی جدوجہد کے ہر میدان میں پہلے سے کہیں بڑھ کر قربانی و ایثار کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کریں گے اور اپنی پیش قدمی کی رفتار کو تیز سے تیز تر کرتے چلے جائیں گے۔ اس ضمن میں جرمنی کے احباب جماعت کو ان کی دو اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں اور توقع رکھتا ہوں کہ احباب اپنی ان اہم ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھیں گے۔

پہلی ذمہ داری

جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں اس کا تعلق اس امر سے ہے کہ ۱۳۷۰ ہجری شمسی کا نیا سال اس حال میں شروع ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پچھلے دنوں مشرقی جرمنی اور مغربی جرمنی کو ایک ہی ملک کی صورت میں دوبارہ متحد کر کے جرمنی کے مشرقی حصہ میں بھی (جو گذشتہ نصف صدی سے روسی کمیونسٹ نظام کے زیر تسلط تھا) تبلیغ اسلام کی راہ ہموار کر دکھائی ہے۔ سو اب ہمارے لئے یہ ممکن ہو گیا ہے کہ ہم وہاں کے کروڑوں عوام تک پیغام حق پہنچا کر انہیں اسلام کی عافیت بخش آغوش میں لائیں اور اس طرح انہیں دہریت اور مادہ پرستی کے چنگل سے آزاد کرانے کا اہم اور عظیم الشان فریضہ انجام دیں۔ یہ جبھی ممکن ہو سکتا ہے کہ احباب جماعت اپنی اس نئی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اس حصہ ملک میں بھی اسلام کی اشاعت کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت دیں اور اس ضمن میں جو پروگرام بنایا جائے اس پر دل و جان سے عمل پیرا ہوں۔

دوسری ذمہ داری

جس کی کما حقہ ادائیگی کی طرف متوجہ ہونا ضروری ہے یہ ہے کہ ہم نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش کی تکمیل کی غرض سے جرمنی کے طول و عرض میں ایک صد مساجد تعمیر کرنے کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے اور یہ عہد کیا ہوا ہے کہ ہم اس کے لئے بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کریں گے۔ ضروری ہے کہ احباب اس ضمن میں چندوں کے وعدہ جات لکھوانے پر ہی اکتفا نہ کریں بلکہ نیا سال شروع ہوتے ہی ساتھ کے ساتھ بڑھ چڑھ کر رقوم پیش کر کے انہیں عملاً پورا کر دکھانے کی بھرپور کوشش کریں۔ نیز احباب عملی اقدامات کرنے کے علاوہ خاص توجہ اور التزام سے دعائیں بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں تعمیر مساجد کے ضمن میں حضور ایدہ اللہ کے اس عظیم منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرما کر ان کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔

میں اپنے پیغام کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو نئے سال کی نئی اور عظیم ذمہ داریوں کے احساس کی توفیق عطا فرمائے تاکہ قربانیوں کے میدان میں جماعت احمدیہ جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے جو امتیاز عطا فرمایا ہے وہ نمایاں سے نمایاں اور درخشندہ سے درخشندہ ہوتا چلا جائے۔

اے ہمارے قادر و توانا اور ارحم الراحمین خدا تو اپنے فضل بے پایاں کے تحت ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین ==== عبداللہ واگس ہاؤزر، امیر جماعت احمدیہ جرمنی

جلسہ سالانہ انگلستان ۱۹۹۰ء کے موقع پر

احمدی خواتین سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُر معارف خطاب

دنیا میں امن کی ضمانت کیلئے گھریلو زندگی کو اسلامی خطوط پر از سر نو تعمیر کرنا ضروری ہے

مشرق اور مغرب میں گھر ٹوٹ رہے ہیں اور گھر کی جنت ہر جگہ مفقود ہوتی جا رہی ہے

گھروں کی تعمیر نو اس امر پر موقوف ہے کہ رحمی اور دیگر رشتوں کو پھر سے مضبوط بنایا جائے

اپنے گھروں کو اسلامی گھروں کا ماڈل بنائیں تاکہ بنی نوع انسان کو گھر کی کھوئی ہوئی جنت پھر مل سکے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ انگلستان کے موقع پر ۲۸ جولائی ۱۹۹۰ء کو اسلام آباد (یو کے) میں احمدی خواتین سے جو پُر معارف خطاب فرمایا اس کا مکمل متن ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے ....

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ النساء کی پہلی آیت یاایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالا کثیرا ونساء ۚ واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ؕ ان اللہ کان علیکم رقیبا ○ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

آج کے اس خطاب کے لئے میں نے گھر کا عنوان منتخب کیا ہے۔

آج کے اس جدید دور میں دنیا کو امن کی تلاش ہے اور امن کی تلاش میں دنیا سرگرداں ہر اس امکانی گوشے پر نگاہ رکھ رہی ہے جہاں سے وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں امن کے حصول کی کوئی توقع ہو سکتی ہے۔ اور دنیا والے ہر اس راہ پر دوڑتے چلے جاتے ہیں جس کے بارہ میں وہ امید رکھتے ہیں کہ اس راہ پر آگے بڑھنے سے ہمیں امن نصیب ہو جائے گا۔ لیکن وہ امن کے قریب ہوتے کی بجائے دن بدن امن سے دور ہٹتے چلے جا رہے ہیں۔ امن کی تلاش میں وہ گلیوں میں بھی نکلتے ہیں، شہروں میں بھی اور ملکوں میں بھی سرگرداں پھرتے ہیں لیکن وہ امن جو گھر میں نصیب ہو سکتا ہے وہ دن بدن ان گھروں کو ویران چھوڑتا چلا جا رہا ہے۔ جیسے پرندہ گھونسلے کو چھوڑ کر اڑ جائے اسی طرح امن گھروں کو چھوڑ کر رخصت ہوتا چلا جا رہا ہے۔ آج کے معاشرے میں دنیا خواہ کسی بھی مذہب سے

تعلق رکھتی ہو مشرق سے تعلق رکھتی ہو یا مغرب سے تعلق رکھتی ہو شمال سے تعلق رکھتی ہو یا جنوب سے تعلق رکھتی ہو اس کی سب سے اہم ضرورت گھروں کی تعمیر نو ہے۔ جب ہم گھر کی بربادی کا نقشہ ذہن میں لاتے ہیں اور خاندانوں کے ٹوٹنے کا تصور باندھتے ہیں تو بالعموم ہمارے ذہنوں میں مغربی معاشرے کا خیال ابھرتا ہے اور جب مغربی معاشرے کی بعض برائیوں پر نظر پڑتی ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ گھروں کے ٹوٹنے کی بڑی ذمہ داری مغربی تہذیب پر عائد ہوتی ہے۔

لیکن امر واقع یہ ہے کہ انصاف کی نظر سے اگر دیکھا جائے تو گھروں کے ٹوٹنے کا مشرق بھی بڑی حد تک ذمہ دار ہے۔ بہت سی ایسی معاشرتی خرابیاں مشرق میں پائی جاتی ہیں جن کا مغرب میں کوئی وجود نہیں۔ اور وہ برائیاں گھروں کے توڑنے میں بہت ہی زیادہ خطرناک کردار ادا کر رہی ہیں۔ میں نے اس مضمون سے متعلق تقوای کی نظر سے صورتحال کا جائزہ لیا تو مجھے بعض ایسی باتیں دکھائی دیں جن کے نتیجے میں میں سمجھتا ہوں بعض پہلوؤں سے مشرقی معاشرہ بھی کچھ کم خطرناک صورتحال پیدا نہیں کر رہا۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ مغربی تہذیب نے بھی گھروں کو توڑا ہے اور دن بدن توڑتی چلی جا رہی ہے اور اس کے نتیجے میں دن بدن معاشرہ زیادہ دکھوں میں مبتلا ہو رہا ہے۔ لیکن ان کے گھر توڑنے کا انداز نفرت پر مبنی نہیں بلکہ بے حسی اور عدم توجہ کے نتیجے میں ہے اور ذاتی خودغرضیوں کے نتیجے میں ہے۔ ذاتی خودغرضیاں تو دنیا میں ہر جگہ اسی قسم کا کردار ادا کیا کرتی ہیں۔ لیکن ہمارے مشرق میں جو تہذیبی خرابیاں پائی جاتی ہیں، جو معاشرتی خرابیاں پائی جاتی ہیں وہ محض تعلقات کو توڑتی نہیں بلکہ محبت کی بجائے ان میں نفرت کے رشتے قائم کرتی ہیں۔ خاندانوں کے درمیان جو "شریکے" کا لفظ آپ نے سن رکھا ہے جو ہماری صدیوں کی تہذیب کا ورثہ ہے ویسا کوئی تصور آپ کو مغرب میں دکھائی نہیں دے گا۔ اور یہ جو "شریکے" کا تصور ہمارے ہاں پایا جاتا ہے یہ بہت سی معاشرتی خرابیوں کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے۔ اس لئے انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ جب نصیحت کی جائے تو پہلے تمام صورتِ حال کا جائزہ لے کر بیماری کا تجزیہ کیا جائے۔ پھر دونوں فریق کو جہاں جہاں کوئی نقص دکھائی دے اس نقص کی طرف متوجہ کیا جائے اور تقوای کے ساتھ اللہ کے نام پر نیک نصیحت کی جائے۔ جہاں تک مشرقی معاشرے کی خرابیوں کا تعلق ہے اس میں ہمارے رشتوں کا بظاہر مضبوط ہونا عملاً ان رشتوں میں دوری پیدا کرنے کا موجب بن رہا ہے۔ مغرب میں چونکہ گھر الگ الگ ہو جاتے ہیں اور ایک بڑے خاندان کے اکٹھے بسنے کا تصور نہیں یا اگر تھا تو تاریخ میں بہت پیچھے رہ گیا ہے۔ لیکن ہمارے ہاں اکثر مشرقی ممالک میں خاندان زیادہ وسیع ہیں اور ان کے باہمی روابط دیکھنے میں مضبوط ہیں۔ ایک ہی گھر میں بعض صورتوں میں صرف بہو، بیٹا، ساس اور داماد وغیرہ یہ سارے ہی اکٹھے نہیں رہتے بلکہ چچا تایا اور دوسرے رشتہ دار بھی ایک ہی گھر یا حویلی میں رہتے ہیں اور بعض صورتوں میں تو ان کا ایک ہی کچن ہوتا ہے یعنی ایک ہی مطبخ سے ان کا کھانا تیار ہوتا ہے۔ اور بعض بڑے خاندانوں میں تو ان کے باہمی تجارتوں کے الگ الگ حساب کتاب بھی نہیں کئے جاتے۔ بلکہ نہ صرف یہ کہ غیر احمدی معاشرے میں بلکہ احمدی معاشرے میں بھی ایسی خرابیاں دیکھنے میں آئی ہیں کہ باپ فوت ہو گیا یا ماں فوت ہو گئی اور جائیداد بانٹی نہیں گئی۔ ایسے لوگوں کے نزدیک خاندان کے اکٹھے رہنے کا ایک ذریعہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے حق کا مطالبہ نہ کرے اور کوئی شخص زبان نہ کھولے اس بات پر کہ میری ماں یا باپ کی جائیداد میں سے مجھے بھی حصہ دو۔ بڑے بھائی یا خاندان میں اور کوئی بڑا ہے تو اس کے سپرد خاندان کے معاملات رہے اور خاموشی سے شکوے لوگوں کے سینوں میں پلتے رہے۔ دن بدن تکلیف بڑھتی رہی اور یہ احساس بڑھتا رہا کہ جس کے ہاتھ میں انتظامات ہیں یا جس کے نام پر جائیداد ہے وہ زیادہ استفادہ کر رہا ہے بہ نسبت دوسروں کے۔ پہلی نسل بعض دفعہ اس کو برداشت بھی کر جاتی ہے لیکن آئندہ جو بچے پیدا ہوتے ہیں اور جوان ہوتے ہیں ان کے دل میں یہ بظاہر محبت کا رشتہ، محبت کے رشتے کی بجائے نفرت کے جذبے میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ ابتدا میں اگر نیت نیک بھی تھی تو چونکہ غلط اقدام تھا اس لئے وہ نیک نیت اچھا پھل نہیں دے سکی اور نہ ایسے حالات میں نیک نیت اچھا پھل دے سکتی ہے۔ یہ ایک مثال ہے لیکن عملاً میرے سامنے ایسے بہت سے معاملات آتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اس قسم کی غلط روایات جو اسلامی شریعت کے خلاف ہیں یقیناً بد نتائج پر منتج ہوتی ہیں اور اس سے معاشرے میں محبت بڑھنے کی بجائے نفرت پھیلتی ہے۔ پس وہی معاشرہ صحیح معاشرہ ہے جو اسلام کی تعلیم پر مبنی ہے اور جسے دنیا میں پیش کرنے کا آپ کو حق پہنچتا ہے۔ اسلامی تعلیم پر مبنی اس معاشرے کا کوئی رنگ نہیں ہے۔ نہ وہ مشرق کا ہے نہ وہ مغرب کا ہے نہ وہ سیاہ ہے نہ سفید ہے۔ وہ نورانی معاشرہ ہے۔ پس اس معاشرے کو یونیورسلائز کرنا چاہیئے، اس کو تمام دنیا میں پھیلانا چاہیئے اور اسے تمام بنی نوع انسان کی قدر مشترک بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ کوشش اس حد تک محدود ہونی چاہیئے کہ کسی معاشرے کے پہلو اسلام سے روشنی پا رہے ہیں اور اس کی بنیادیں اسلام میں وابستہ ہیں۔ ہمارے ہاں یہ تصور پایا جاتا ہے کہ مشرقی معاشرہ گویا اسلامی معاشرہ ہے لیکن یہ سراسر ایک غلط تصور ہے۔ مشرقی معاشرے کے بعض پہلو اسلامی ہیں اور ان

میں تہذیب اور مذہب باہم ایک دوسرے کے ساتھ جذب ہو کر ایک ہی شکل اختیار کر گئے ہیں لیکن مشرقی معاشرے کے کثرت سے ایسے پہلو بھی ہیں جو نہ صرف یہ کہ اسلامی نہیں بلکہ مذہبی اقدار کے معاند اور مخالف ہیں۔ کیونکہ وہ مذہبی اقدار سے ٹکرانے والے ہیں اور بت پرست تہذیب کا ورثہ ہیں۔ اس لئے احمدی خواتین کے لئے خواہ وہ مشرق سے تعلق رکھتی ہوں یا مغرب سے ضروری ہے کہ وہ اپنے رہن سہن اور اپنے طرزِ معاشرت کو اسلامی بنائیں۔ اب مشرقی معاشرے کا ذکر چل رہا ہے۔ یہ تو بڑا مشکل کام ہے کہ سارے مشرقی معاشرہ کا ذکر کیا جائے۔ میں جب مشرقی معاشرہ کی بات کروں گا تو میری مراد یہ ہے کہ وہ احمدی خواتین جو مشرقی ممالک میں پیدا ہوئیں اور وہیں پلیں ان کا معاشرہ ایک پہلو سے مشرقی معاشرہ ہے لیکن یہ لازم نہیں کہ ہر پہلو سے وہ اسلامی معاشرہ بھی ہو۔ اس لئے انہوں نے اگر معلمہ بننے کی کوشش کرنا ہے اگر انہوں نے بنی نوع انسان کی اس شدید ضرورت کو پورا کرنے میں کوئی کردار ادا کرنا ہے کہ آج بنی نوع انسان کو گھر کی ضرورت ہے تو وہ اچھا گھر بنا کر پھر اس گھر کے نمونے پیش کریں۔ آپ نے دنیا میں دیکھا ہوگا آجکل جدید انجینئرنگ کے اثر کے نتیجہ میں بڑی بڑی خوبصورت عمارتیں تعمیر ہوتی ہیں اور بعض عمارتیں ماڈل کے طور پر بنائی جاتی ہیں تاکہ وسیع پیمانے پر ویسے ہی اور گھر بنائے جائیں دنیا میں اسلامی معاشرے کا آئینہ دار وہ ماڈل کہاں ہے؟ یہ سوال ہے جو مجھے پریشان کر رہا ہے۔ کون سا ایسا ماڈل ہے جس ماڈل کو ہم بنی نوع انسان کے سامنے اسلامی معاشرے کے طور پر پیش کر سکیں۔ اگر احمدی خواتین نے وہ ماڈل پیش نہ کیا تو وہ وقت کے ایک اہم تقاضے کو پورا کرنے سے محروم رہ جائیں گی۔ اور تمام بنی نوع انسان کو امت واحدہ میں اکٹھا کرنے اور امت واحدہ کی کڑیوں میں منسلک کرنے میں ناکام رہیں گی۔

اس لئے اس ضرورت کو جو میں آج آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں بہت اہمیت دیں۔ یہ مضمون چونکہ بہت وسیع ہے اس لئے میں حتی المقدور کوشش کروں گا کہ مختصر نکات کی صورت میں آپ کے سامنے باتیں رکھوں۔

ہمارے معاشرے میں (ہمارے معاشرے سے مراد میرا معاشرہ نہیں بلکہ میں تو اسلامی معاشرہ کا علمبردار ہوں اور اس کی نمائندگی کرتا ہوں چونکہ میں مشرق سے تعلق رکھتا ہوں اس لئے عادتاً زبان سے ہمارے کا لفظ جاری ہو جاتا ہے) یعنی مشرقی معاشرے میں بعض بہت ہی گہری خرابیاں پائی جاتی ہیں۔ جو احمدیوں کی روزمرہ کی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ مثلاً رشتوں کا معاملہ ہے رشتوں کے معاملات میں ابھی تک ہماری خواتین کی اس حد تک اصلاح نہیں ہو سکی کہ وہ رشتے کرتے وقت اچھی لڑکی کی دولت اور اچھے لڑکے کی دولت پر نظر رکھنے کی بجائے اچھی لڑکی اور اچھے لڑکے پر نظر رکھیں۔ یہ عادت ہم نے بالعموم مشرقی معاشرے سے ورثے میں پائی ہے۔ اور اس کی بنیادیں مشرکانہ معاشرے میں قائم اور نصب ہیں۔ ہندو معاشرے میں اس قسم کی بہت زیادہ رسمیں پائی جاتی تھیں کہ رشتے کے وقت مالی منفعتیں بھی حاصل کی جائیں۔ چنانچہ آج تک اس بدنصیبی کا ورثہ ہمارے ملک پاکستان میں بھی جاری و ساری ہے اور ہندوستان کے بسنے والے مسلمانوں نے بھی اس سے حصّہ پایا ہے۔ حالانکہ ہندو قوم اب اس قسم کی رسموں سے بیزاری کا اظہار کر رہی ہے۔ ان میں یہ تحریکات چل رہی ہیں کہ ان نہایت خطرناک رجحانات کا قلع قمع کرنا چاہیئے اور اگر قانون بنانے کی بھی ضرورت پیش آئے تو قانون بنا کر ان بد رسموں کا استحصال کرنا چاہیئے۔ لیکن ہمارے ہاں روزمرّہ ایسے واقعات پیش آتے رہتے ہیں کہ ایک بیٹے کی ماں اس خیال سے کہ لڑکی برسرِ روزگار اور تعلیم یافتہ ہو بہو کی تلاش میں نکلتی ہے۔ وہ بہو کے اخلاق پر نظر رکھنے کی بجائے اس کے گھر پر نظر ڈالتی ہے۔ یہ دیکھتی ہے کہ وہاں کس قسم کے صوفہ سیٹس ہیں، دنیا کی زندگی کی سہولتیں موجود ہیں یا نہیں، کار ہے یا نہیں ہے اور اگر کار ہے تو کیا وہ اپنی بیٹی کو وہ کار جہیز میں بھی دیں گے یا نہیں دیں گے اسی طرح دیگر جائیداد پر بھی نظر ڈالتی ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کوئی ماں اپنی بہو کی تلاش پر نہیں نکلی بلکہ کوئی انکم ٹیکس کا انسپکٹر کسی جائیداد کا جائزہ لینے کے لئے نکل کھڑا ہوا ہے۔ بہت خطرناک نتائج اس رجحان کے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر ایسی شادیاں ہو بھی جائیں تو ان کی تعمیر میں تخریب کے سامان مضمر ہوتے ہیں، ایسی شادیاں ایسی شاخ پر استوار ہوتی ہیں جس نے قائم نہیں رہنا اس نے لازماً کاٹا جانا ہے۔ زیوروں پر نگاہ ہوتی ہے دیکھا یہ جاتا ہے کہ کس حد تک کوئی بہو نیا زیور بنوا کر اور پہن کر ہمارے گھر آئے گی۔ وہ سمجھتی ہیں کہ چاہے بیٹی والا اپنی ساری جائیداد بیچ دے اپنی بیٹی کو بہت سے زیور سے آراستہ کر کے ہمارے گھر بھیجے۔ امر واقع یہ ہے کہ ان بیٹیوں کی مائیں جو بطور بہو کسی گھر بھجوائی جاتی ہیں بننے والی ساس کے تقاضوں سے مجبور ہو کر بعض دفعہ بیٹیوں کو دوسروں سے مانگ کر زیور پہنا دیتی ہیں اور کوشش کرتی ہیں کہ دوسرے دن خفیہ طریق پر وہ زیور واپس منگوا لیا جائے تاکہ جس کی امانت ہے اس کے سپرد کر دیا جائے۔ چنانچہ بعد میں جو جھگڑے ہوتے ہیں ان میں یہ باتیں بھی سامنے آتی ہیں۔ کیسی لغو بات ہے لیکن بہو بیاہ کر لانے والی ساسیں بڑی سنجیدگی کے ساتھ سامنے آتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم سے دھوکہ کیا گیا ہے بہو کو جو جھومر پہنایا گیا تھا جو کانٹا پہنایا گیا تھا وہ مانگا ہوا تھا یا یہ مانتی ہی نہیں کہ مانگا ہوا تھا بلکہ کہتی ہیں دیا تھا اور پھر واپس لے گئیں۔ کیا ظالمانہ معاشرہ ہے کہ اس کے نتیجے میں محبت بڑھنے کی بجائے نفرتیں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ مائیں جو یہ ظالمانہ طریق اختیار کرتی ہیں وہ اپنے بیٹے کی خوشیوں میں کانٹے بو دیتی ہیں اور ہمیشہ کے لئے معاشرے میں زہر گھول دیتی ہیں۔ یہ باتیں

پھر رکا نہیں کرتیں بڑھتی چلی جاتی ہیں اور شکووں پر شکوے پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہ محض کمینی باتیں ہیں۔ پھر بعض مائیں ایسی ہیں جو ان باتوں کی شاید پرواہ نہ کرتی ہوں لیکن بہو کی تعلیم پر بہت زیادہ زور دیتی ہیں۔ اس کے پس پردہ ایک بدنیت چھپی ہوتی ہے۔ ان کی نیت یہ ہوتی ہے کہ ایسی بہو گھر آئے جس کی تعلیم ان کے لئے روزی کمانے کا ذریعہ بن سکے۔ وہ اپنے خاوند کے ساتھ مل کر روزی کمائے اور جو کچھ کمائے وہ ہمارے سپرد کر دے۔ اب یہ نیت زیادہ دیر چھپی نہیں رہ سکتی۔ جب شادی ہو جاتی ہے تو ان بچیوں کو مجبور کیا جاتا ہے کہ اب تم نوکریاں تلاش کرو محنتیں کرو اور جو کچھ کماتی ہو وہ ہمارے قدموں میں ڈال دو۔ یہ تمام غیر اسلامی رسمیں ہیں اور یہ رسمیں مغرب میں مفقود ہیں۔

مغرب میں اگر گھر ٹوٹ رہے ہیں تو نفرتوں کی بنا پر نہیں ٹوٹ رہے۔

وہاں گھر اس لئے ٹوٹتے ہیں کہ مادی لذتوں کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔ اور انفرادیت نمو پا رہی ہے یعنی پہلے سے زیادہ نمایاں ہوتی چلی رہی ہے۔ دنیا کی لذتوں کی راہ میں یہ انفرادیت اس طرح رشتوں کی تعمیر میں حائل ہو جاتی ہے کہ اگر ایک شخص مغرب میں شادی کرتا ہے تو وہ یہ پسند نہیں کرتا کہ بیوی کی ماں یا پھر بیوی یہ پسند نہیں کرتی کہ خاوند کی ماں ان کے گھر پر کسی قسم کا بھی بوجھ بنے اس سے ان کی آزادی میں ان کی لذت یابی پر فرق پڑتا ہے۔ چنانچہ یہ آزادی کا رجحان سب سے پہلے گھر کو توڑ کر اسے محض میاں بیوی تک محدود کر دیتا ہے، باقی رشتہ داروں سے تعلق محض اس حد تک استوار رہتا ہے جس حد تک دنیا کی رسموں میں یا بعض تقریبوں کے موقع پر دوستوں کو بلایا ہی جاتا ہے، ایسے موقعوں پر خاندان کے دوسرے افراد بھی حصّہ لے لیتے ہیں لیکن چونکہ توقعات اور تقاضے نہیں ہوتے اس لئے مایوسیاں بھی نہیں ہوتیں۔ رفتہ رفتہ خود غرضی پر مبنی اس معاشرے نے یہ شکل اختیار کر لی کہ بوڑھی مائیں جو مدد کی محتاج ہیں وہ بھی بے چاری تنہا پڑی ہوئی اپنی زندگی کے باقی دن کاٹتی اور موت کا انتظار کرتی ہیں۔ بوڑھے باپ کا دیکھنے والا کوئی نہیں۔ چنانچہ سارا معاشرہ اپنی اجتماعی ذمّہ داری کو ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے اولڈ ہومز بنتے ہیں۔ دیکھ بھال کے دوسرے سامان فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ یہ معاشرہ اتنا زیادہ سوسائٹی پر بوجھ ڈال دیتا ہے کہ پھر مزید تقاضے پورے ہی نہیں ہو سکتے اور ایک عدم اطمینان اور بے چینی کا معاشرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ انگلستان میں آپ دیکھ لیجئے یہی صورت ہے۔ مگر یاد رکھیں کہ ان برائیوں کے نتیجے میں نفرتیں نہیں پیدا ہوتیں

مشرقی معاشرے کی خرابیاں۔ نفرتیں

پیدا کرتی ہیں اور اسی کا نام شریکہ ہے۔ اور یہ خرابیاں اور بھی کئی قسم کی عادتوں کے نتیجے میں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ مثلاً دکھاوا ہے۔ بیاہ شادی کے موقع پر ایک خواہ مخواہ کا ناک بنایا ہوا ہے لوگوں نے۔ اور ناک کے کٹنے کی ان کو بڑی فکر ہوتی ہے۔ یہ وہم ہوتا ہے ہماری خواتین کو کہ اگر بیاہ شادی کے موقع پر ریاکاری سے کام نہ لیا گیا تو لوگوں کے سامنے ہمارا ناک کٹ جائے گا۔ بھئی ناک تو اس وقت کٹ گیا جب خدا کے سامنے کٹ گیا۔ باقی ناک رہا کہاں ہے جو کٹے گا۔ جب خدا کی ہدایات سے روگردانی کی، جب رسول ؐ کی ہدایات سے روگردانی کی، جب اسلامی تعلیم کی طرف سے پیٹھ پھیر لی تو مومن کا ناک تو وہیں کٹ گیا باقی رہا ہی کچھ نہیں پھر اس بات کی کیا فکر کہ کیا رہتا ہے اور کیا نہیں رہتا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ دکھاوے نے بھی ہمارے معاشرے میں بہت ہی خوفناک اثرات مرتب کئے ہیں۔ یہ باتیں ابتداء ہیں لیکن اس ابتدا کے بعد ان کے بد اثرات کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی باقاعدہ کوشش کی جاتی ہے۔ کبھی کسی بیٹی کو رخصت کرتے ہوئے کسی سے کوئی کوتاہی ہو گئی یعنی دکھاوا نہ ہو سکا۔ کھانے میں کہیں کمی آ گئی یا یہ کہ کھانے میں نمک ہی زیادہ پڑ گیا الغرض کوئی معمولی سی بھی خرابی ہو تو یہاں شریکہ فوراً سر اٹھاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ فلاں جگہ فلاں وقت یہ خرابی ہوئی تھی۔ اور پھر وہ باتیں کبھی بھولتے ہی نہیں۔ اور وہ بے چاری اکیلی بیٹی جو کسی نے رخصت کی کسی کے گھر میں، اس کو محسوس ہوتا ہے کہ میں دشمنوں کے گھر آگئی ہوں، ہر موقع پر اس کو طعنے دیئے جاتے ہیں۔ کبھی اس نے کھانا پکایا اور خراب ہو گیا تو کہا کہ ہمیں پتہ ہے کس ماں کی بیٹی ہو وہیں سے آئی تھیں نا جہاں تمہاری شادی کے وقت یہ واقع ہوا تھا، مہمانوں نے اُف توبہ توبہ کی کسی نے لقمہ نہیں اٹھایا، اٹھایا جاتا ہی نہیں تھا۔ اس قسم کی مبالغہ آمیز باتوں اور طعن و تشنیع کے ذریعے، وہ اس بے چاری کی زندگی اجیرن کر دیتی ہیں۔ پھر یہ باتیں معاشرے کی بدیوں کی شکل میں اور زیادہ گہری ہو جاتی ہیں۔ ساس اپنی بہو سے جیلس ہو جاتی ہے یعنی اس سے حسد کرنے لگتی ہے۔ یہ چیز یہاں یورپ کے معاشرے میں تو دکھائی نہیں دیتی لیکن مشرقی معاشرے میں ہر جگہ موجود ہے۔ ایک بیٹا جو اپنی بیوی سے پیار کرتا ہے، جس کو بڑے شوق سے بظاہر بڑے چاؤ سے اس کی ماں بیاہ کر لائی اور اپنے گھر میں بسایا اس وقت کے بعد سے وہ ماں اس کو اجاڑنے پر تل جاتی ہے۔ کوئی موقعہ ایسا ہاتھ سے جانے نہیں دیتی جس سے اس بے چاری بیٹی کا گھر نہ اجڑے۔ چنانچہ بیٹے نے اس کی طرف التفات کیا تو ماں کو غصّہ آ گیا اور وہ سمجھتی ہے کہ بیٹے کو اپنے ہاتھ میں رکھنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ بہو کی برائیاں کھوج کھوج کر نکالی جائیں اور بیٹے کو بتائی جائیں۔ اور اگر وہ خرابیاں اس میں نہ ہوں تو پھر اپنی طرف سے بنا لی جائیں وہ تو کوئی مشکل کام نہیں۔ بعض لوگ بڑی آسانی سے قصّے گھڑ لیتے ہیں۔ اور پھر اگر وہ نو بیاہتا غریب گھر سے امیر گھر میں آئی ہے اور اس نے اپنے بھائیوں سے حسن سلوک کر دیا تو اس پر قیامت ٹوٹ پڑتی ہے۔ حالانکہ اکثر صورتوں

میں ایسی عورتیں احتیاط کرتی ہیں۔ اور اگر حسن سلوک کرتی ہیں تو اپنی کمائی سے کرتی ہیں۔ مگر یہ ساسیں جن کا میں ذکر کر رہا ہوں (خدا کرے آپ میں سے کوئی ایسی ساس نہ ہو) یہ بھی برداشت نہیں کرتیں۔ ایک تعلیم یافتہ لڑکی آکر اپنے خاوند پر تمام بوجھ نہیں ڈالتی بلکہ خود کماتی ہے کچھ اپنے گھر پر خرچ کرتی ہے کچھ اپنے غریب بھائیوں اور بہنوں کو دیتی ہے۔ یہ چیز ان کی برداشت سے باہر ہو جاتی ہے اور وہ اپنے بیٹے کے کان بھرنے شروع کر دیتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ اس طرح ہم نے اپنے بیٹے کو جیت لیا ہے اور وہ ہمارا بن کے رہ رہا ہے۔ وہ ان کا تو بنایا نہیں بنا اپنا نہ بن سکے گا۔ اس بیٹے کی تو زندگی اجیرن ہو جائے گی جس کا گھر ہی نہیں بن سکا۔ تو اس مشرقی معاشرے میں جہاں خاندان بظاہر بڑے ہیں اور ظاہری روابط زیادہ مضبوط ہیں وہاں اندرونی طور پر ایک ایسا نظام چل رہا ہے جو ان روابط کو کاٹتا ہے۔ اور نفرتوں کی تعلیم دیتا ہے۔

اسی لئے قرآن کریم نے ہمیں بار بار رحمی رشتوں کی طرف متوجہ فرمایا اور وہ آیت جس کی میں نے تلاوت کی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر نکاح کے موقع پر پڑھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی سنت میں اب ہمیشہ ہر مسلمان کے نکاح میں جو تین آیات پڑھی جاتی ہیں ان میں سے پہلی وہی ہے جس کی میں نے تلاوت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایھا الناس اتقوا ربکم .... اے بنی نوع انسان اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو الذی خلقکم من نفس واحدۃ اس نے تمہیں ایک ہی جان سے پیدا کیا ہے۔ ایک ہی جان سے پیدا کرنے کے بہت سے مفاہیم ہیں۔ ایک مفہوم اس موقع سے تعلق رکھنے والا یہ ہے کہ تم میں سے کوئی کسی دوسرے پر کوئی برتری نہیں رکھتا۔ ایک جان ہونے میں اکٹھے ہونے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ وہ معاشرہ جو ایک جان سے پیدا کیا گیا ہے اس کو ایک جان والا معاشرہ بنا رہنا چاہیئے۔ وہ معاشرہ جو پھٹ کر کئی جانوں میں بٹ جاتا ہے وہ اپنی اصل کو بھول جاتا ہے، اس میں افتراق پیدا ہو جاتا ہے۔ فرمایا ہم نے تمہیں کثرت بھی عطا کی کثرت سے مرد بھی پیدا کئے اور عورتیں بھی پیدا کیں۔ لیکن اس لئے نہیں کہ تم باہم افتراق اختیار کرو، ایک دوسرے سے دلوں کے لحاظ سے بٹ جاؤ بلکہ اس لئے تم ان تعلقات کو دوبارہ باندھو اور پھر ایک ہونے کی کوشش کرو یہ پیغام اس آیت کے آخر پر یوں دیا گیا ہے کہ واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ط ہم نے تمہیں تمام دنیا میں پھیلا دیا اور ایک جان سے بے شمار جانیں پیدا کیں مگر اس لئے نہیں کہ رشتے ٹوٹ جائیں بلکہ اس لئے کہ رشتے قائم ہوں اور بڑے احترام کے ساتھ قائم ہوں۔ فرمایا جس خدا سے تم منتیں کر کے اپنی مرادیں مانگتے ہو یاد رکھنا وہ تمہیں تعلیم دے رہا ہے کہ اپنے رحمی رشتوں کی حفاظت کرنا اور ان کا خیال رکھنا۔ ان دونوں باتوں کو اس طرح باندھا گیا ہے کہ اگر کوئی عورت یا مرد دونوں میں سے جو بھی ہو رحمی رشتوں کا لحاظ نہیں رکھتا اور صلہ رحمی کی بجائے قطع رحمی اختیار کرتا ہے تو اس کے لئے پیغام ہے کہ تمہاری دعائیں قبول نہیں ہوں گی۔ اس نکتے کو سمجھنا بہت ہی ضروری ہے کیونکہ بے شمار خطوط مجھے ملتے ہیں دعا کے لئے ان میں ایسے بھی بہت سے خطوط ہوتے ہیں کہ ہماری دعائیں پتہ نہیں کیوں قبول نہیں ہوتیں۔ کئی وجوہات ہو سکتی ہیں دعائیں قبول نہ ہونے کی مگر ایک وجہ جو یہاں بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اگر تم نے اپنے خاندانی تعلقات کو مضبوط بنانے کی بجائے ایسی حرکتیں کیں کہ یہ تعلقات قطع ہو جائیں تو یاد رکھنا تم خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق منقطع کر لو گی۔ اور جس سے منتیں کر کر کے اپنی مرادیں مانگتی ہو وہ تمہاری مرادیں پوری نہیں کرے گا۔ یہ تفسیر میری نہیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ آپؐ نے ایک موقع پر فرمایا (اللہ تعالیٰ نے گویا آپؐ کو خبر دی) کہ خدا کا نام رحمٰن ہے۔ یہ نام اسی مادے سے ہے جس مادے سے ماں کا وہ عضو رحم کہلاتا ہے جس میں بچہ پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا رحم ماں کے یوٹرس کے لئے بھی بطور نام رکھا گیا ہے اور رحم ہی خدا تعالیٰ کے رحمٰن نام کی بنیاد ہے۔ فرمایا اگر تم رحمی رشتوں کو کاٹو گے تو خدا تعالیٰ کے رحم سے بھی کاٹے جاؤ گے۔ ایک کا دوسرے سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ پس وہ جو رحمانیت سے کاٹا گیا وہ تو کہیں کا بھی نہیں رہا اور ایسے معاشرے کا رحمانیت سے کاٹے جانے کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ اس معاشرے میں محبت نہیں پل سکتی نفرتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو رحم سے کاٹا گیا وہ رحمانیت سے کاٹا گیا۔ اس کا ایک مفہوم تو وہی ہے جو میں نے بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے پھر تمہاری دعاؤں کے باوجود رحم کا سلوک نہیں کیا جائے گا۔ دوسرا یہ کہ ایسا معاشرہ رحمت سے عاری ہو جاتا ہے اور اس میں نفرتیں پلنے لگتی ہیں۔ تو دیکھنے میں بہت بڑی بڑی خرابیاں ہمیں مغربی معاشرے میں دکھائی دیتی ہیں اور ان کا ازالہ بھی ضروری ہے، ان کا تدارک بھی ضروری ہے۔

چونکہ اکثر احمدی خواتین سردست مشرقی معاشرے سے تعلق رکھنے والی ہیں اس لئے میں ان کو متوجہ کرتا ہوں کہ اگر آپ نے محض تنقید کی نظر سے مغربی معاشرے کو دیکھا اور ان کو اپنے معاشرے کی طرف بلایا تو وہ بھی جواباً تنقید کی نظر سے آپ کو دیکھیں گی اور یہ حق رکھیں گی کہ کہیں یہ معاشرہ ہمیں قبول نہیں ہے۔ کیونکہ یہ معاشرہ تقویٰ پر مبنی نہیں۔ اس کے نتیجے میں پھر نسلی افتراق پیدا ہو گا، اس کے نتیجے میں جغرافیائی اور قومی تفریقات پیدا ہوں گی اور نفرتیں پیدا ہوں گی جو قوموں کو قوموں سے الگ کریں گی۔ اس کا صرف مغرب سے

تعلق نہیں مشرق سے بھی تعلق ہے ۔میں جب افریقہ کے دورے پر گیا تو وہاں بعض جگہوں پر مجھ سے بعض افریقن خواتین نے بعض پاکستانی خواتین کی شکایت کی کہ ان کا یہ طرز زندگی ہے اور وہ ہم پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتی ہیں کہ یہ اسلامی طرز زندگی ہے اور ہم اس کی نمائندہ اور علمبردار ہیں۔ آپ بتائیں کہ کیا یہ اسلامی طرز زندگی ہے اور اگر نہیں تو کیا احمدیت پاکستانیت دنیا پر ٹھونسنے کے لئے اور نافذ کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے ۔بعض جگہ غلط فہمیاں تھیں بعض جگہ ان کی شکایت میں حقیقت تھی میں نے کھول کر ان کے سامنے جب بات کی تو بڑی اچھی طرح سمجھ گئیں۔ میں نے ان کے اوپر یہ بات خوب روشن کر دی کہ احمدیت اور پاکستانیت ایک چیز کے دو نام نہیں ہیں۔ احمدیت اور ہے احمدیت اسلام ہے اور احمدیت کی ہر ادا مبنی بر قرآن اور مبنی بر سنت ہونی چاہیئے۔ پس وہ ادا جو مبنی بر قرآن اور مبنی بر سنت ہے وہ احمدیت ہے اور جس عورت میں وہ ادا پائی جاتی ہے اس کا حق ہے کہ وہ اسلام کی نمائندگی میں تمہیں یہ تعلیم دے کہ اس عادت کو اپنالو یا رہن سہن کی اس رسم کو اپنالو۔ اس کے علاوہ جو باقی باتیں ہیں اس کا کوئی حق نہیں کہ وہ انہیں آپ تک پہنچائے اور یہ دعویٰ کرے کہ گویا وہ اسلام کی نمائندہ بن کر آپ کو یہ سلیقے سکھانے کے لئے آئی ہے ۔

مغربی دنیا کی خرابیوں میں سے بہت بڑی خرابی وہی انفرادیت ہے۔ خود غرضی پیدا ہو چکی ہے معاشرے میں۔ اور خود غرضی کو مزید تقویت دینے والی دنیا کی لذتیں ہیں اور جدید آلات ہیں جو یہ لذتیں پیدا کرنے میں ممد ہوئے ہیں۔ یہ ایک بہت ہی بھیانک کردار ادا کر رہے ہیں۔ دن بدن معاشرہ اس لئے بکھر رہا ہے کہ ہر شخص چاہتا ہے کہ میں جدید ترقیات کے نتیجے میں پیدا ہونے والے لذت یابی کے ذرائع سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کروں۔ اس راہ میں کسی رشتہ کو حائل نہیں ہونے دیا جاتا کسی تعلق کو حائل نہیں ہونے دیا جاتا۔ بیٹا جو کماتا ہے وہ اپنے تک ہی محدود رکھتا ہے ۔شاذ ہی وہ اس سے اپنی غریب بہن کو حصہ دے گا، یا غریب ماں کو حصہ دے گا، یا غریب بھائی پر خرچ کرے گا۔ پس اس پہلو سے یہ معاشرہ انفرادیت کا معاشرہ بنتا چلا جاتا ہے ۔کیونکہ ہر شخص کی اپنی ضرورتیں پوری نہیں ہو رہیں۔ ضرورتیں پوری نہ ہونے کا مضمون غربت سے تعلق نہیں رکھتا یہ اکثر صورتوں میں قناعت سے تعلق رکھتا ہے ۔مغربی معاشرہ جتنا امیر ہوتا چلا جا رہا ہے اتنا ہی زیادہ ان کی طلب بھڑک رہی ہے ۔ اور "ھل من مزید" کی آواز اٹھ رہی ہے ۔جو کچھ بھی لذت یابی کے سامان ان کو مہیا ہوتے چلے جا رہے ہیں ان کی عادت پڑ جاتی ہے اور وہ بنیادی حق بن جاتا ہے اور پھر اس سے آگے مزید کی طلب پیدا ہو جاتی ہے ۔ یہاں کے ٹیلی ویژن یہاں کے ریڈیو یہاں کے دوسرے ذرائع ابلاغ اس شکل میں ایک فرضی جنت کو ان کے سامنے رکھتے ہیں جو دور سے جنت ہی دکھائی دیتی ہے اور ہر انسان اس کی طرف دوڑنے کی کوشش کرتا ہے لیکن عملاً وہ جنت نہیں ہے ۔ وہ سمندر کے پانی کی طرح ایک جنت ہے جو پیاس بجھانے کی بجائے اسے بھڑکاتی چلی جاتی ہے ۔

حقیقی جنت گھر کی تعمیر میں ہے حقیقی جنت رحمی رشتوں کو مضبوط کرنے میں ہے ۔ اسی لئے قرآن کریم نے اس مضمون پر اس آیت میں روشنی ڈالی ہے جو میں نے آپ کے سامنے رکھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال فراست اور کمال عارفانہ نگاہ ڈالتے ہوئے اس آیت کو نکاح کے موقع کے لئے منتخب فرمایا۔ یہ فراست کے نتیجے میں بھی تھا آپؐ کے عرفان کے نتیجے میں بھی تھا۔ لیکن اگرچہ میرے علم میں کوئی ایسی حدیث نہیں آئی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا خدا تعالیٰ کی واضح وحی کے نتیجے میں کیا۔ مگر چونکہ آپؐ کا دستور یہ تھا کہ وحی کے سوا کوئی قدم نہیں اٹھاتے تھے اس لئے مجھے کامل ایمان اور یقین ہے کہ فراست کے علاوہ اس کا وحی سے بھی تعلق تھا ضمناً آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر فراست سے تعلق تھا تو پھر وحی سے کیسے ہوا۔ اس سوال کا جواب قرآن کریم نے خود دے دیا ہے ۔ قرآن کریم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی مثال یا آپؐ کے وجود باجود کی شکل میں خدا کے نور کی مثال پیش کرتا ہے کہ گویا آپؐ ایک ایسا شفاف تیل تھے جو از خود بھڑک اٹھنے پر تیار رہتا تھا۔ اور اس کے اندر ایسی پاکیزہ صفات تھیں کہ اگر خدا تعالیٰ کی وحی نازل نہ بھی ہوتی تو بھی اس نے دنیا کے لئے روشنی کے سامان پیدا کرنے تھے ۔ اس پر خدا کی وحی کا نور نازل ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نورٌ علیٰ نور بن گئے ۔ پس وحی کا فراست سے بھی گہرا تعلق ہوتا ہے ۔ اور یہی وجہ ہے کہ مختلف انبیاء کی وحی کے مرتبے میں فرق ہے اور اس کی صفائی اور روشنی میں بھی فرق ہے ۔ ورنہ خدا تو وہی ہے جس نے ہر نبی کی طرف وحی کی ۔پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو روشن تعلیمات نصیب ہوئیں ان تعلیمات میں یقیناً آپؐ کی خداداد فراست کا دخل تھا جس پر نور وحی نے نازل ہو کر اسے نورٌ علیٰ نور بنا دیا۔ پس اس آیت کا انتخاب بیاہ شادی کے موقع پر غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے ۔ اور گھروں کی تعمیر میں یہ آیت ایک بنیادی کردار ادا کرتی ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں یاد کراتا ہے کہ تم ایک جان سے پیدا ہوئے تھے ۔ اگرچہ تعداد میں بڑھ رہے ہو اور پھیلتے چلے جا رہے ہو لیکن ہمیشہ ایک جان کی طرف لوٹنے کی کوشش کرتے چلے جانا۔ اور یہ تبھی نصیب ہو گا جب گھر کے تعلقات کو مضبوط کرو گے اور رحمی رشتوں کو استوار کرو گے ۔

اس میں بہت بڑا گہرا حکمت کا راز یہ ہے کہ قومی تعمیر اور قومی یکجہتی پیدا کرنا ناممکن ہے جب تک گھروں کی تعمیر نہ ہو اور گھروں میں یکجہتی نہ ہو۔ جس

قوم کے گھر منتشر ہو جائیں وہ قوم اکٹھی نہیں رہ سکتی، اس کے مفادات بکھر جاتے ہیں۔ جس قوم کے گھروں میں امن نہیں اس قوم کی گلیاں بھی ہمیشہ امن سے محروم رہیں گی۔ یہ ایک ایسا قانون ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی۔

آپ اُن ممالک کے جرائم کا جائزہ لے کر دیکھیں جن ممالک میں باوجود اقتصادی ترقی کے باوجود علمی ترقی کے نہایت خوفناک قسم کے جرائم نشوونما پا رہے ہیں اور دن بدن زیادہ بھیانک ہوتے چلے جا رہے ہیں تو آپ کو آخری وجہ اس کی یہی معلوم ہوگی کہ گھر ٹوٹنے کے نتیجے میں یہ جرائم بڑھ رہے ہیں۔ آجکل انگلستان میں ایک نہایت ہی دردناک جرم کے تذکرے ہو رہے ہیں۔ ہر خبر میں اور ہر ریڈیو ٹیلی ویژن کی اناؤنسمنٹس میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ بعض بدبختوں نے گندی ننگی فلمیں بنانے کے لئے معصوم بچوں کو اغوا کیا اور جس قسم کی خوفناک فلمیں وہ بنانا چاہتے تھے ان فلموں کے بنانے کے دوران تقریباً چالیس بچے موت کے گھاٹ اتار دیئے۔ کیسا کیسا بھیانک ظلم کیا ہوگا ان پر۔ اور ان کی چیخیں سننے والا اور ان کی پکار سننے والا کوئی نہیں تھا۔ ایسا دردناک واقعہ ہے کہ ساری قوم کا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ بلکہ انسانیت کا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ لیکن دیکھ لیجئے اس کی آخری وجہ یہی ہے کہ انفرادیت کی وجہ سے گھر ٹوٹ رہے ہیں اور لذت یابی کے شوق نے قوم کو پاگل کر دیا ہے۔ اور چونکہ گھروں میں امن نہیں رہا گھروں میں دلچسپی نہیں رہی اس لئے ایسے گھروں میں پلنے والے نوجوان گلیوں میں نکلتے ہیں امن کی تلاش میں نہیں بلکہ لذت کی تلاش میں۔ اور اپنی لذت کی خاطر دوسروں کے امن برباد کرتے ہیں۔ یہ ڈرگ ایڈکشن یا دیگر پرونوگرافی یا ہر قسم کی خرابیاں جتنی بھی ہیں ان کی آخری وجہ یہی ہے۔ پس اگرچہ گھر توڑنے میں نفرت نے دخل نہیں دیا یا نفرت نے کوئی کردار ادا نہیں کیا مگر گھر ٹوٹنے کے نتیجے میں نفرت پیدا ہوئی ہے اور عملاً آخر نفرت پر بات ٹوٹتی ہے۔ گھر ٹوٹنے کے نتیجے میں سارے معاشرے میں بے اطمینانی اور بے اعتباری کی ہوائیں چلنے لگتی ہیں۔ اور چونکہ لذت یابی کی تلاش باہر کی گلیوں میں ہوتی ہے اس لئے قطعاً کوئی احساس نہیں رہتا کہ کس کو کیا تکلیف پہنچے گی کس کو کیا دکھ ہوگا۔ تھوڑا سا روپیہ حاصل کرنے کے لئے مگنگ کرتے وقت بعض ہاتھ بھی کاٹ دیئے جاتے ہیں۔ جب میں امریکہ گیا یہ ۱۹۷۸ء کی بات ہے اپنی بیوی اور دو بچیوں کو لے کر میں ہارلم دیکھنے گیا۔ مجھے لوگوں نے بڑا ڈرایا وہاں جانے سے۔ انہوں نے کہا وہاں جاتے ہو وہ تو بہت خطرناک جگہ ہے پھر اوپر سے برقعہ پہنا ہوا ہوگا بیوی اور بیٹیوں نے۔ کیا پتہ زندہ بچ کے آتے ہو کہ نہیں۔ میں نے کہا یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ دن دہاڑے بھی یہ کچھ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک مشرقی خاتون اپنے ہاتھ میں ایک موٹا سونے کا کڑا پہنے ہوئے جا رہی تھی۔ چونکہ اتنا وقت نہیں تھا کہ چھینا جھپٹی کر کے وہ اتارا جا سکے۔ ایک شخص نے تیز چاقو سے اس کی کلائی کاٹ دی اور کڑا زمین پر گر پڑا۔ اور وہ اسے لے کر بھاگ گیا اس نے کہا یہ حالت ہے یہاں یہ حالت صرف وہاں نہیں ہر جگہ یہ حالت بنتی جا رہی ہے اور سفّاکی بڑھ رہی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ گھروں میں امن نہیں ہے۔ اگر کسی سوسائٹی میں گھروں میں محبت موجود ہو گھروں میں پیار ہو صرف میاں بیوی کے تعلقات یا مرد عورت کے تعلقات ہی خوشگوار نہ ہوں بلکہ بہن بھائی کے تعلقات کو تقویت دی جائے، ماں بیٹے کے تعلقات کو تقویت دی جائے، باپ بیٹے کے تعلقات کو تقویت دی جائے اور رشتہ داروں کے دیگر تعلقات کو جو سب قرآن کریم کی آیت میں شامل ہیں تقویت دی جائے۔ رحمی رشتوں میں میاں کے رحمی رشتے بھی آجاتے ہیں بیوی کے رحمی رشتے بھی آجاتے ہیں اور ایک وسیع خاندان بن جاتا ہے۔ اس پہلو سے اگر گھروں کی تعمیر کی جائے تو گھر کے اندر ہی انسان کو ایسی لذت نصیب ہوتی ہے کہ بہت سے ایسے بچے جو ایسے خوش نصیب گھروں میں پلتے ہیں ان کو قطعاً ایسا کوئی شوق نہیں ہوتا کہ سکول سے آکر یا کام سے آکر دوبارہ جلدی سے باہر نکلیں یا کلبوں کا رخ اختیار کریں یا دوسری سوسائٹیوں میں جو گندی سوسائٹیاں آجکل انسان کو وقتی طور پر لذت دینے کے لئے بنائی جاتی ہیں ان میں جا کر اپنے وقت کو ضائع کریں۔ یہی وہ معاشرہ ہے جو دراصل بعد میں شراب کو تقویت دیتا ہے، جوئے کو تقویت دیتا ہے۔ ہر قسم کی برائیاں اس معاشرے میں پنپتی ہیں۔ اور نتیجتاً گھر ٹوٹ جاتے ہیں۔

پس گھر آج مغرب میں بھی ٹوٹ رہے ہیں اور گھر آج مشرق میں بھی ٹوٹ رہے ہیں۔ اور گھروں کو بنانے والا صرف ایک ہے اور وہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپؐ کی تعلیم ہی ہے جو مشرق کو بھی سدھار سکتی ہے اور مغرب کو بھی سدھار سکتی ہے۔ آج کی دنیا میں امن کی ضمانت ناممکن ہے جب تک گھروں کے سکون اور گھروں کے اطمینان اور گھروں کے اندرونی امن کی ضمانت نہ دی جائے۔ پس گھروں کی تعمیر نو کی فکر کریں اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آپ میں سے اکثر احمدی خواتین چونکہ مشرقی معاشرے سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے آپ اپنی کمزوریوں کو دور کر کے اپنے گھر کو ایک ماڈل بنانے کی کوشش کریں۔ جہاں تک مغرب سے آنے والی احمدی خواتین کا تعلق ہے باوجود اس کے کہ یہاں بہت سی دقتیں ہیں اور ان کے لئے اپنا رہن سہن بدلنا اور ایسا لباس پہننا جو ان کی سوسائٹی میں بے وقوفوں والا لباس سمجھا جاتا ہے مشکل کام ہے۔ جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے خدا کے فضل سے ان میں سے

احمدی ہونے والی اکثر خواتین پردے کی روح کی تو حفاظت کر رہی ہیں اور اپنے آپ کو سمیٹتی ہیں اور اپنے آپ کو بچا کر چلتی ہیں۔ اور ان کا رخ لازماً غیر اسلامی معاشرے سے اسلامی معاشرے کی طرف ہو چکا ہے۔ آپ کو بھی لازماً ان سے زیادہ قدم اس کی طرف بڑھانے ہوں گے۔ یعنی ان احمدی خواتین کو جو مشرقی معاشرے میں پلی ہیں ان کو اپنی تطہیر کرنی ہوگی۔ مشرق کی گندی عادتیں توڑنی ہوں گی اور ختم کرنی ہوں گی۔ اور اسلام کے پاکیزہ معاشرے کو از سر نو قائم کرنا ہوگا۔ کیونکہ میرے نزدیک ابھی تک مشرقی دنیا کی احمدی خواتین خالصتاً اسلامی معاشرہ قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں۔ ان تمام بد رسموں کا قلع قمع کرنا ضروری ہے جو ہمیں بعض غیر اسلامی معاشروں سے ورثہ میں ملی ہیں۔ پاکیزہ اور صاف ستھرے ماحول قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک دوسرے سے رشتوں میں منسلک ہو کر ان رشتوں کو تقویت دینے کی ضرورت ہے۔ گھٹیا اور کمینی باتوں سے جن سے یہ تعلقات مجروح ہوتے ہیں بچنے کی ضرورت ہے۔ وہ عورتیں جن کو طعن و تشنیع کی لذت کی عادت پڑ چکی ہے وہ عورتیں جو منفی کردار ادا کر کے ایک قسم کی بڑائی کا تصور قائم کرتی ہیں کہ ہم اونچی ہو گئیں ہم نے فلاں کو نیچا دکھا دیا وہ ایک گندی قسم کی لذت میں مبتلا ہیں اور یہ لذت ان کو سکون نہیں دے سکتی۔ دن بدن ان کی تکلیفوں میں اور مصیبتوں میں اضافہ ہونا ضروری ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ وہ دوسروں کی مصیبتوں اور تکلیفوں میں اضافہ کر رہی ہوتی ہیں۔ وہ نیکی کر کے بھی تو دیکھیں، وہ خدمت کر کے بھی تو دیکھیں، وہ پیار سے اپنی بہوؤں کا دل جیتنے کی کوشش بھی تو کریں اور اسی طرح بہوئیں بھی یہ نہ سمجھیں کہ غیر کے گھر میں آئی ہیں اور وہاں آ کر وہ اپنے گھر کے ہی تذکرے کرتی رہیں اور اپنے ماں باپ کو یاد کرتی رہیں۔ اگر وہ قرآنی تعلیم کے مطابق جس میں دونوں کے رحمی رشتوں کے احترام کی تعلیم دی گئی ہے وہ یہ کوشش کریں کہ میں ان کی بیٹی بن کر رہوں اور اپنے ماں باپ کی طرح ان کا خیال رکھوں اور ان کی خدمت کروں تو دونوں طرف سے یہ حسن سلوک معاشرے کو جنت بنا سکتا ہے۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں لیکن اتنے بڑے بد نتائج پیدا کرتی ہیں کہ اس کے نتیجے میں سارا معاشرہ دکھوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ مصیبتوں میں عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ گھر ٹوٹتے ہیں۔ شادیاں ناکام ہوتی ہیں اور پھر بعض دفعہ قضاء کی طرف دوڑنا پڑتا ہے۔ بعض عدالتوں کے پھیرے لگانے پڑتے ہیں۔ لیکن ہر دفعہ، ہر جگہ، ہر موقع پر خرابی کی جڑ اسلامی تعلیم سے روگردانی نظر آئے گی۔

پس احمدی خواتین نے اگر دنیا کو امن عطا کرنا ہے تو ان کا فرض ہے خواہ وہ مشرق میں بسنے والی ہوں خواہ مغرب میں بسنے والی ہوں کہ اپنے گھروں کو اسلامی گھروں کا ماڈل بنائیں۔ تاکہ باہر سے آنے والے جب ان کو دیکھیں تو انہیں پتہ لگے کہ انہوں نے کیا حاصل کیا ہے اور تمام دنیا میں وہ ایسے پاک نمونے پیش کریں جس کے نتیجے میں بنی نوع انسان دوبارہ گھر کی کھوئی ہوئی جنت کو حاصل کریں۔ وہ جنت جس کا قرآن کریم میں آدم کی ابتدائی تاریخ کے ضمن میں ذکر ملتا ہے۔ اس کا میں سمجھتا ہوں کہ گھر کی جنت سے گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ بائبل نے جو سزائیں تجویز کی ہیں اگرچہ قرآن کریم نے ان کا ذکر نہیں فرمایا لیکن ان سزاؤں کا گھروں سے ضرور تعلق ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آج کا بہت ہی اہم پیغام آپ کے لئے یہی ہے کہ آپ گھروں کی تعمیر نو کی کوشش کریں۔ اپنے گھروں کو جنت نشان بنائیں۔ اپنے تعلقات میں انکسار اور محبت پیدا کریں۔ ہر اس بات سے احتراز کریں جس کے نتیجے میں رشتے ٹوٹتے ہوں اور نفرتیں پیدا ہوتی ہوں۔ آج دنیا کو سب سے زیادہ گھر کی ضرورت ہے۔ اس کو یاد رکھیں۔ اور یہ گھر اگر احمدیوں نے دنیا کو مہیا نہ کئے تو دنیا کا کوئی معاشرہ بنی نوع انسان کو گھر مہیا نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

بقیہ : رپورٹ، حضور اقدس کا دورۂ جرمنی

خوش آمدید کہا۔

حضور نے اس تقریب سے ۳۰ منٹ خطاب فرمایا۔ حضور نے اپنے خطاب میں حاضرین کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کروانے کے بعد اُن کی عالمگیر افادیت سے آگاہ فرمایا۔ حضور کے خطاب کے بعد حاضرین نے متعدد سوالات پوچھے جن کے حضور نے بہت بصیرت افروز پیرائے میں جواب دیئے۔ حضور کا خطاب انگریزی میں تھا جس کا ترجمہ مکرم ہدایت اللہ حبش صاحب اور مکرم شیخ ناصر احمد صاحب ساتھ ساتھ کرتے رہے۔

اس تقریب کے اختتام پر حضور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں اور بعد ازاں حضور رات دس بجکر ۲۰ منٹ پر واپس فرینکفرٹ کے لئے روانہ ہوئے۔

اس تقریب کو کامیاب بنانے میں ملٹی کلچرل آرگنائزیشن کی FRAU KALLENBACH اور FRAU SCHÖNNEMANN نے بھرپور حصہ لیا۔

منظوم کلام

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

یہ دل نے کس کو یاد کیا۔ سپنوں میں یہ کون آیا ہے
جس سے سپنے جاگ اٹھے ہیں۔ خوابوں نے نور کمایا ہے

گل بوٹوں کلیوں پتّوں سے۔ کانٹوں سے خوشبو آنے لگی
اک عنبر بار تصوّر نے یادوں کا چمن مہکایا ہے

گل رنگ شفق کے پیراہن میں۔ قوسِ قزح کی پینگوں پر
اک یاد کو جھولے دے دے کر۔ پگلے نے دل بہلایا ہے

دیکھیں تو سہی دن کیسے کیسے حسن کے روپ میں ڈھلتا ہے
بدلی نے شفق کے چہرے پر کالا گیسو بکھرایا ہے

جس رخ دیکھیں ہر من موہن تیرا منہ ہی تکتا ہے
ہر محسن نے تیرے حسن کا ہی احسان اٹھایا ہے

مرے دل کے افق پر لاکھوں چاند ستارے روشن ہیں لیکن
جو ڈوب چکے ہیں اُن کی یادوں نے منظر دھندلایا ہے

جب مالی داغِ جدائی دے۔ مرجھا جاتے ہیں گل بوٹے
دیکھیں فرقت نے کیسے پھول سے چہروں کو کملایا ہے

یہ کون ستارا ٹوٹا جس سے سب تارے بے نور ہوئے
کس چندر ما نے ڈوب کے اتنے چاندوں کو گہنایا ہے

کیا جلتا ہے کہ چمنیوں سے اٹھتا ہے دھؤاں آہوں کی طرح
اک درد بداماں سُرمئی رُت نے سارا افق کجلایا ہے

کوئی احمدیوں کے امام سے بڑھ کر۔ کیا دنیا میں غنی ہو گا
سچّے دل اُس کی دولت ہیں۔ اخلاص اس کا سرمایہ ہے

اے دشمنِ دیں ترا رزق فقط تکذیب کے تھوہر کا پھل ہے
شیطاں نے تجھے صحراؤں میں اک باغِ سبز دکھایا ہے

میں ہفت افلاک کا پنچھی ہوں میرا نورِ نظر آکاشی ہے
تو اَوندھے منہ چلنے والا اک بے مرشد چوپایا ہے

ساتھی دکھ کے دُکھ بانٹ کے اپنا تن من دھن اپنا بیٹھے
ساتھی سُکھ کے تو پرائے سے ہیں۔ کون گیا۔ کون آیا ہے

غفلت میں عُمر کی رات کٹی۔ دل میلا بال سفید ہوئے
اُٹھ چلنے کی تیاری کر۔ سورج سر پر چڑھ آیا ہے

بقیہ : لائبیریا کے حالیہ ہنگاموں کے انتہائی ہولناک حالات

لوگ پتّے ابال کر کھا رہے ہیں۔ یا چائے کا ایک کپ بغیر دودھ چینی کے ۲۴ گھنٹے میں بمشکل میسر آتا ہے۔ اس کے باوجود انسانی ہمدردی کے کسی ادارے میں کوئی رحم پیدا نہیں ہوا۔ ملک میں کوئی اسپتال نہیں، کوئی ڈاکٹرز نہیں کوئی دوائی نہیں۔ جو بچ گئے ہیں اب وہ ہیضہ کا شکار ہو رہے ہیں۔
پیارے آقا! لائبیریا میں جو کچھ ہوا ہے اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ایک عذاب تھا، ایک درندگی تھی۔ ایک تباہی تھی جس نے ملک کو کم از کم ۵۰ سال پیچھے پھینک دیا ہے۔
خاکسار انتہائی دردِ دل سے اس قوم اور ملک کے لئے خدا تعالیٰ کی رحمت کے نزول کے واسطے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے رحم فرمائے۔ خاکسار اور مکرم ڈاکٹر صاحب خوراک کی کمی کی وجہ سے بہت زیادہ کمزور ہو گئے ہیں۔ بحالی صحت کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

والسلام

خاکسار محمد اشرف عارف (مبلغ لائبیریا)

ستمبر ۱۹۹۰ء میں حضور کے دورہ جرمنی کی رپورٹ

عرفان احمد خان سیکرٹری امور خارجہ

مشرقی جرمنی میں کمیونسٹ تسلط ختم ہونے سے معاً قبل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا اس حصۂ جرمنی میں پہلا ورود مسعود

شہر کے لارڈ میئر اور ملٹی کلچرل آرگنائزیشن کے صدر کی طرف سے حضور کا پرتپاک خیر مقدم

پریس کانفرنس اور وسیع استقبالیہ تقریب سے حضور کا بصیرت افروز خطاب

تراجم قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کی نمائش کا معائنہ۔ بعض معززین کے ساتھ تبادلہ خیالات

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع پر جب فرینکفرٹ تشریف لائے تو اجتماع کی مصروفیت سے فراغت کے بعد حضور نے جماعت احمدیہ جرمنی کی طرف سے ترتیب دی جانے والی دو اہم تقریبات میں بھی شمولیت فرمائی۔ ان میں سے ایک تقریب ۱۲ ستمبر کو فرینکفرٹ کے قریب واقع ایک شہر DIETZENBACH میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر حضور نے شہر کے میئر سے ملاقات کرنے کے علاوہ اخبارات کے مقامی نمائندوں سے بھی ملاقات فرمائی۔ بعد ازاں حضور نے ایک جلسہ میں شمولیت فرمائی جس کا اہتمام DIETZENBACH کی مقامی جماعت نے کیا تھا۔

دوسری اہم تقریب ۱۳ ستمبر کو فرینکفرٹ شہر سے ۲۶۰ کلومیٹر دور سابقہ مشرقی جرمنی کے صوبہ THÜRINGEN کے دار الحکومت ERFURT میں منعقد ہوئی جس میں حضور نے شہر کے لارڈ میئر سے ملاقات فرمائی نیز ایک اور اہم تقریب سے خطاب بھی فرمایا۔

DIETZENBACH میں تشریف آوری

۱۲ ستمبر کو صبح دس بجے حضور امیر صاحب جرمنی محترم عبد اللہ واگس ہاؤزر کے ہمراہ ڈٹسن باخ کے میئر سے ملاقات کے لئے ٹاؤن ہال تشریف لائے۔ میئر کے نمائندگان MRS MAYER - MR KOSTLIN اور ٹاؤن ہال کی پریس اینڈ پبلسٹی کی انچارج MRS RATHERT نے ٹاؤن ہال کے دروازہ پر حضور کا استقبال کیا۔ علاوہ ازیں مکرم مسعود احمد جہلمی مشنری انچارج، مکرم محمد شریف خالد نائب امیر اور مقامی جماعت کے صدر مکرم خلیق احمد بسرا بھی حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ حضور مع ممبران قافلہ و دیگر نمائندگان جماعت جرمنی کے ہمراہ میئر کے استقبالیہ روم میں تشریف لے گئے جہاں DIETZENBACH کے میئر MR JURGEN HEYER نے حضور کو خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر DIETZENBACH کی سیاسی پارٹیوں کے مقامی سربراہان بھی موجود تھے انہوں نے بھی اس موقعہ پر حضور کا استقبال کیا۔

حضور کو خوش آمدید کہنے کے بعد محترم میئر نے حضور کو اور دیگر ممبران کو نشستیں پیش کیں۔ بعد ازاں MR JURGEN HEYER نے اپنے خیر مقدمی کلمات میں حضور کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ یہ شہر آج سے چند سال قبل تک ایک بہت ہی چھوٹا سا قصبہ تھا لیکن ۱۹۷۲ء کے بعد سے اس کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے اور زیادہ تر لوگ فرینکفرٹ اور اس کے گردونواح سے یہاں آکر آباد ہوئے ہیں۔ ان نئے آنے والوں میں دنیا کے مختلف ممالک اور دنیا کے مختلف کلچر اور تہذیب و تمدن کے لوگ شامل ہیں۔ ان مختلف کلچرز اور تہذیبوں کے کثیر التعداد افراد کی معاشرتی آزادی کے ساتھ ساتھ ان کو یکجا رکھنا اور ان کا خیال رکھنا ایک اہم کام ہے جس کے لئے بلدیہ کے اراکین ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔ جو لوگ بھی یہاں رہائش پذیر ہیں ہماری تمام سیاسی

ڈٹسن باخ کی استقبالیہ تقریب کے بعض مناظر

ڈٹسن باخ کے میئر حضور کا استقبالیہ کرنے کے بعد حضور کو اپنے دفتر میں لے جا رہے ہیں

حضور میئر موصوف کو جرمن ترجمہ قرآن کا تحفہ عطا فرما رہے ہیں

ڈٹسن باخ میں منعقدہ جلسہ کی چند جھلکیاں

ڈٹسن باخ کی جماعت احمدیہ کے مقامی صدر خلیق اختر بسرا
حضور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کر رہے ہیں

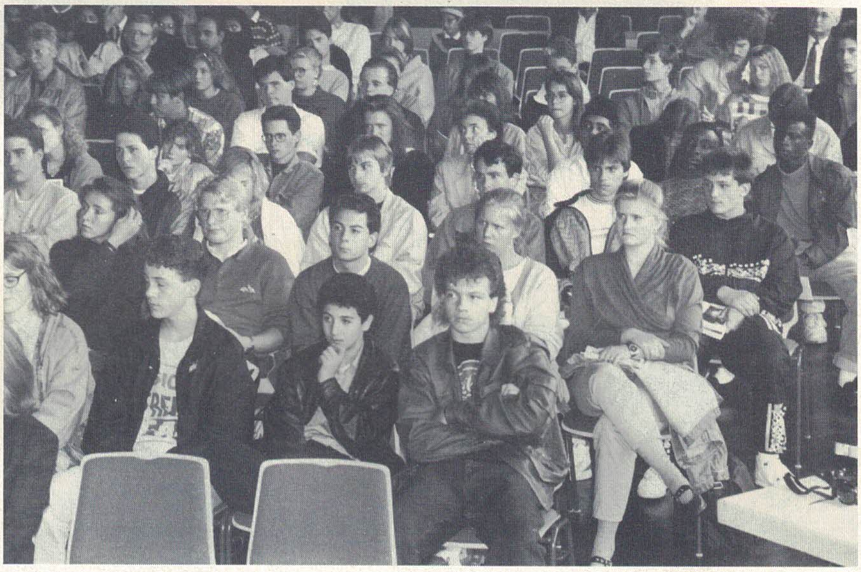

جلسہ کے سامعین کا ایک منظر

ایک جرمن خاتون اسلام کے متعلق حضور سے
ایک سوال کا جواب دریافت کر رہی ہے۔

پارٹیاں اُن کو نہ صرف خوش آمدید کہتی ہیں بلکہ اُن کی ضروریات کو مقدم جانتی ہیں۔ اسی لئے آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت میرے ہمراہ باقی سیاسی پارٹیوں کے مقامی سربراہ بھی آپ کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود ہیں۔

حضور نے اپنے جوابی خطاب میں پہلے میئر اور مقامی حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور پھر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ صاحبہ محترمہ کی وائسرائے ہند سے ملاقات کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ دوران ملاقات وائسرائے ہند کے اس اظہار خیال پر کہ ایک گھر کا انتظام چلاتے وقت جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس سے آپ کے لئے امور مملکت کے چلانے میں پیش آنے والی مشکلات کا اندازہ کرنا چنداں مشکل نہ ہوگا۔ حضرت چوہدری صاحب کی والدہ محترمہ نے جواب دیا تھا کہ گھر کا انتظام چلانا ہو یا مملکت کا یہ سب خدا تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔ یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد حضور نے فرمایا کہ اصل حقیقت یہی ہے کہ کوئی کام خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت کے بغیر احسن طور پر انجام نہیں دیا جا سکتا۔

حضور نے یہ خطاب انگریزی میں فرمایا جس کا جرمن ترجمہ ساتھ ساتھ محترم مسعود احمد جہلمی مشنری انچارج کرتے رہے۔ حضور کے خطاب کے بعد محترم میئر اور حضور نے باہمی تحائف کا تبادلہ فرمایا۔

بعد ازاں حضور نے اس موقعہ پر حاضر اخباری نمائندگان کے سوالات کے جوابات دیئے۔

یہاں سے حضور میئر (BURGAMASTER) کے ہمراہ ٹاؤن ہال کے BURGERHOUS میں تشریف لائے۔ یہاں پر دو صد سے زائد جرمن احباب و خواتین حضور کا خطاب سننے کے منتظر تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر مقامی حلقہ مکرم خلیق احمد لبسراء نے حضور کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں میئر MR JURGEN HEYER نے اپنے خطاب میں اس بات پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ آج کی اس مجلس میں ہمارے شہر کے نوجوان طلبہ و طالبات کی ایک بڑی تعداد شامل ہے۔

میئر کے خطاب کے بعد حضور نے تمام حاضرین کو سوالات کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ سوال و جواب کی یہ مجلس ایک گھنٹہ سے زائد وقت تک جاری رہی۔ اس مجلس کے اختتام پر مقامی جماعت کی طرف سے تمام حاضرین کے لئے کھانے کا انتظام تھا چنانچہ تمام حاضرین نے حضور کے ہمراہ کھانا تناول کیا۔ کھانے میں شہر کے میئر کے علاوہ دیگر معززین شہر بھی شامل ہوئے۔

اگلے روز DIETZENBACH کے مقامی اخبارات میں حضور کی وہاں تشریف آوری اور تقریر کی خبر تصاویر کے ساتھ شائع ہوئی۔

ERFURT میں حضور کی آمد

ERFURT جو صوبہ THURINGEN کا دارالحکومت ہے اس کو یہ تاریخی اعزاز حاصل ہے کہ اسے مشرقی اور مغربی جرمنی کے اتحاد سے بیس یوم قبل سب سے پہلے ایک مسلمان خلیفہ برحق کو خوش آمدید کہنے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔ مشرقی جرمنی سے روس کے نکل جانے کے بعد محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جرمنی کی ہدایات کے تحت وہاں تبلیغ کے لئے جو پروگرام ترتیب دیئے گئے اُن میں وہاں کے مقامی شہروں میں رابطہ پیدا کرنا بھی شامل تھا۔ چنانچہ بہت سے دوستوں نے (مشرقی) جرمنی کا سفر اختیار کر کے وہاں کے مقامی لوگوں سے روابط بڑھائے خاص طور پر مکرم رانا صفدر صاحب نے ERFURT شہر کی ملٹی کلچرل آرگنائزیشن کے بعض حکام سے رابطہ پیدا کرنے میں کامیابی حاصل کی اور وہاں تبلیغ کا کام شروع کیا۔ انہی دنوں وہاں پر ماہ ستمبر میں ایک نمائش کا اہتمام ہو رہا تھا۔ چنانچہ وہاں پر اس نمائش میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر رکھوانے کی کوشش بھی کی گئی۔ محترم مسعود احمد جہلمی مشنری انچارج نے بھی وہاں تشریف لے جا کر اُن سے ملاقات کی۔ انہی دنوں جب یہ خوش آئند خبر فرینکفرٹ پہنچی کہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں شرکت کی غرض سے حضور ایدہ اللہ بنفس نفیس فرینکفرٹ تشریف لا رہے ہیں تو جماعت احمدیہ جرمنی کی مجلس عاملہ نے یہ فیصلہ کیا کہ حضور اقدس کی خدمت میں درخواست کی جائے کہ حضور ERFURT تشریف لے جا کر کتب کی نمائش بھی ملاحظہ فرمائیں اور وہاں تبلیغ کے لئے ہمیں ہدایات سے نوازیں۔

چنانچہ ERFURT کے بعض افسران کو جب یہ بتایا گیا کہ کتب کی نمائش کے دنوں میں حضرت امام جماعت احمدیہ فرینکفرٹ تشریف لا رہے ہیں اور ہم اُن سے ERFURT تشریف لانے کی درخواست کر رہے ہیں تو حکام نے نہ صرف دلی خوشی کا اظہار کیا بلکہ اپنے لئے اس کو ایک اعزاز سمجھا کہ پہلی بار ایک مسلمان خلیفہ اُن کے شہر میں تشریف لائیں گے۔

چنانچہ جونہی یہ خبر اعلیٰ حکام تک پہنچی تو انہوں نے بھی بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور حضور کی تشریف آوری کے ضمن میں غیر معمولی دلچسپی اور سرگرمی کا مظاہرہ کیا نہ صرف یہ کہ شہر کے لارڈ میئر نے حضور کو ٹاؤن ہال تشریف لانے اور اپنے ہمراہ شہر کی سیر کروانے کی دعوت دی بلکہ کلچرل آرگنائزیشن کے صوبائی صدر پروفیسر ڈاکٹر ہاوس سٹائن نے بھی اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ حضور از راہ نوازش آرگنائزیشن کے ممبران سے خطاب فرمائیں۔ چنانچہ محترم مسعود احمد جہلمی صاحب مشنری انچارج نے وہاں کے حکام کی غیر معمولی دلچسپی سے حضور ایدہ اللہ کو مطلع فرمایا اور حضور کی خدمت میں ان کی دعوت قبول فرمانے کی درخواست پیش کی جسے

حضور نے ازراہ شفقت منظور فرمایا۔ حضور اقدس کی منظوری سے وہاں کے حکام کو آگاہ کر دیا گیا۔ حضور کی ERFURT میں تشریف آوری کے دن تک محترم مسعود احمد جہلمی صاحب مکرم رانا صفدر صاحب اور خاکسار کے ہمراہ متعدد بار وہاں جاکر انتظامات کی تفصیلات طے فرماتے رہے۔

حضور کی روانگی

۱۳ ستمبر کو حضور نے ERFURT شہر تشریف لے جانا تھا۔ اس روز علی الصبح مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب، مکرم محمد شریف خالد صاحب نائب امیر، مکرم اسمٰعیل نوری صاحب سیکرٹری اشاعت، مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب سیکرٹری ضیافت و دیگر کارکنان کا ایک قافلہ حضور کو وہاں خوش آمدید کہنے اور مقامی انتظامیہ کا ہاتھ بٹانے کی غرض سے روانہ ہو گیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے دوپہر ۱۲ بجے تک اپنے دفتر میں ڈاک ملاحظہ فرمائی اور بعض فیملیوں کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ دوپہر ایک بجے حضور نے نماز ظہر و عصر مسجد نور میں پڑھائیں۔ نماز کے بعد حضور روانگی کے لئے باہر تشریف لائے۔ کار میں بیٹھنے سے قبل حضور نے تمام حاضرین کے ہمراہ دعا کی اور پھر مع ممبران قافلہ ERFURT کیلئے روانہ ہوئے۔ اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ اور آپ کے قافلہ کے دیگر ممبران کے علاوہ محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی۔ مکرم مبشر احمد باجوہ صاحب ریجنل امیر، مکرم عبدالرشید بھٹی صاحب جنرل سیکرٹری جماعت جرمنی اور خاکسار عرفان احمد خان سیکرٹری امور خارجہ جماعت جرمنی کو ایک علیحدہ کار میں حضور کے قافلہ کے ساتھ ERFURT جانے کا شرف حاصل ہوا ۲ گھنٹے اور ۲۰ منٹ کی مسافت کے بعد حضور کا یہ قافلہ HIGHWAY سے ERFURT شہر جانے والی سڑک پر پہنچا تو وہاں مشنری انچارج مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ یہاں پر شہر کے میئر کی طرف سے ایک پولیس کار حضور کی کار کی حفاظت اور راہنمائی کے لئے پہلے سے موجود تھی جس نے بطور پائلٹ حضور ایدہ اللہ کے قافلہ کی گاڑیوں کی راہنمائی کی۔

حضور سیدھے JOHANNES LANG HAUS تشریف لے گئے جہاں تھوڑی دیر قیام فرمانے کے بعد حضور MICHAELIS KIRCHE میں تشریف لائے۔ جہاں پر جماعت احمدیہ کی طرف سے تراجم قرآن کریم اور اسلامی لٹریچر کی نمائش گذشتہ دس روز سے جاری تھی۔ (اس نمائش کے لئے میونخ ریجن کے محترم نذیر احمد صاحب اور ان کے رفقاء نے اپنا پورا تعاون پیش کیا)

حضور کی وہاں آمد پر پروٹسٹنٹ چرچ کے پادری جناب HARTMANN اور نائب بشپ PROF DR. HEINO FALEKE نے حضور کا استقبال کیا۔

حضور نے کتب کی نمائش دیکھنے سے قبل وہاں تھوڑی دیر دونوں سے گفتگو بھی فرمائی۔

نمائش کے معائنہ سے فارغ ہو کر حضور اس تاریخی عمارت HAUS DA-CHERRODENSCHEN میں تشریف لائے جہاں پر ملٹی کلچرل آرگنائزیشن نے حضور کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا تھا۔ اس تاریخی عمارت میں جرمنی کی مشہور علمی شخصیات گوئٹے اور شلر قیام کر چکی ہیں اور اس عمارت کو آج بھی ثقافتی مجالس کا مرکز تسلیم کیا جاتا ہے۔

حضور کی HAUS DACHERRODENSCHEN میں آمد پر شہر کے OBER BURGAMASTER لارڈ میئر MR RUGE اور KULTURBUND کے صوبائی صدر PROF DR HAUSSTEIN نے صدر دروازے پر حضور کا استقبال کیا اور پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ اس موقعہ پر دونوں معززین نے حضور ایدہ اللہ کو جرمن زبان میں خوش آمدید کہتے ہوئے خیر مقدمی کلمات کہے۔ حضور نے جواباً ان کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقعہ پر بھی محترم مشنری انچارج صاحب نے ترجمانی کے فرائض انجام دیئے۔

یہاں سے حضور دونوں معززین کے ہمراہ پریس روم میں تشریف لے گئے۔ جہاں پر ٹاؤن ہال میں پریس انچارج MR MEINUNG نے حضور کے لئے پریس کانفرنس کا اہتمام کیا تھا۔ اس پریس کانفرنس میں مندرجہ ذیل اخبارات اور ریڈیو کے نمائندگان اور فوٹو گرافروں نے شرکت کی تھی۔

۱ :- THURINGER ALLGEMEINE

۲ :- THURINGISCHE LANDESZEITUNG

۳ :- THURINGER TAGEBLATT

۴ :- RUNDFUNK THÜRINGEN

۵ :- LANDESDIENST THÜRINGEN

۶ :- ERFURTER TAGESPOST

۷ :- HESSISCH- NIEDERSÄCHSISCHE ALLGEMEINE

یہاں ترجمانی کے فرائض مکرم ہدایت اللہ ہبش نے ادا کئے۔ پریس کانفرنس اور حضور کی وہاں آمد کی خبر اگلے روز کے اخبارات میں نمایاں طور پر شائع ہوئی۔

پریس کانفرنس کے بعد اخباری نمائندگان اور KULTURBUND کی تقریب کے حاضرین کی خدمت میں چائے پیش کی گئی جس کے بعد KULTURBUND کی طرف سے بلائی گئی تقریب سے خطاب فرمانے کے لئے حضور دوسرے ہال میں تشریف لے گئے۔ اس جلسہ کی صدارت صوبائی صدر MR HAUSSTEIN نے کی اور حضور کو اپنی سوسائٹی کی طرف سے

(بقیہ ص ۱۳ پر)

مقالہ خصوصی

(م۔ا۔د)

پاکستان میں شریعت بل کے نفاذ کا مطالبہ

آجکل پاکستان میں آئی جے آئی (اسلامی جمہوری اتحاد) کی حکومت کے قیام کے بعد سے دین کے نام پر سیاست کرنے والی جماعتوں کی طرف سے یہ مطالبہ پھر زور پکڑ رہا ہے کہ شریعت بل کو از سر نو سینٹ سے پاس کرا کے وفاقی مجلس قانون ساز میں پیش کیا جائے تاکہ ملک میں شرعی نظام جلد از جلد نافذ ہو سکے۔ سابقہ دو حکومتوں (جونیجو حکومت اور بے نظیر حکومت) کی طرح موجودہ حکومت بھی شریعت بل کو دونوں ایوانوں میں پیش کرنے سے قبل اسے تمام فرقوں اور طبقوں کے لئے قابل قبول بنانا ضروری سمجھتی ہے اور ایسا کرنا ہے بھی ضروری۔

اب جہاں تک شریعت کے نفاذ کا تعلق ہے اس سے ملک بھر میں کسی کو بھی اختلاف نہیں ہے۔ اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ گذشتہ ۴۳ سال کے دوران شریعت کا نفاذ عمل میں نہیں آسکا ہے۔ اس کی ایک بڑی اور بنیادی وجہ یہ ہے کہ مختلف فرقوں کے علماء شرعی نظام کی آڑ میں ملک کے اندر ملائیت نافذ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ملک کی اکثریت اس بات کے توحق میں ہے کہ شرعی نظام نافذ ہو لیکن یہ ہرگز نہیں چاہتی کہ ملک میں ملائیت کا نفاذ عمل میں لاکر تشتت و افتراق اور دنگا فساد کا بیج بو دیا جائے۔ ملائیت اور شریعت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ شریعت پوری نوعِ انسانی کے لئے سراسر رحمت ہے اور ملائیت سرتاپا زحمت ہی زحمت۔ شریعت تو مسلمانوں ہی کو نہیں بلکہ تمام طبقات انسانی کو تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ (آل عمران آیت ۶۵) کے تحت متحد کرنے کی علمبردار ہے۔ برخلاف اس کے ملائیت خود مسلمانوں کو متحارب فرقوں میں بانٹ کر انہیں ایک دوسرے سے جدا کرنے اور جدا رکھنے پر تلی رہتی ہے۔ اسی لئے تو ڈاکٹر اقبال نے کہا تھا ع

دینِ مُلّا فی سبیل اللہ فساد

اگر مُلّا اپنے مطالبہ کو شریعت کے نفاذ تک محدود رکھیں اور خود اس کے نفاذ کے ٹھیکیدار نہ بنیں اور لوگ خود شریعت پر عمل پیرا ہونے کے لئے تیار ہوں تو شریعت کا نفاذ قطعاً مشکل نہیں ہے۔ مشکل تو اس وقت پیدا ہوتی ہے جب مختلف فرقوں کے علماء شریعت کو اپنے اپنے فرقہ کی فقہ کے سانچہ میں ڈھال کر اپنے من پسند طریق کے مطابق اس مخصوص فقہ کے نفاذ پر زور دیتے ہیں۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو خالص شریعت کا نفاذ کوئی فرقہ بھی نہیں چاہتا۔ ہر فرقہ چاہتا ہے کہ اس کی اپنی فقہ کا نفاذ عمل میں آئے اور پورے ملک کی آبادی کو اس کا پابند بنایا جائے۔ اسی کا نام ملائیت ہے اور یہ امر ہی شریعت کے نفاذ میں سب سے بڑی روک ہے۔ اس روک کو دور کئے بغیر شریعت کے نفاذ کی جو کوشش بھی کی جائے گی وہ کبھی سر نہیں چڑھ سکے گی بلکہ ایسی کوشش الٹا تشتت و افتراق اور باہمی فساد کا دروازہ کھولنے کا موجب ہوگی۔

اگر ملک میں شریعت نافذ کرنی ہے تو اس کے لئے ازبس ضروری ہے کہ پہلے مُلّائیت سے چھٹکارا حاصل کیا جائے تاکہ افتراق کی راہ مسدود ہونے سے قومی اتحاد کی راہ ہموار ہو اور قوم نفاذ شریعت کی برکات سے متمتع ہو سکے۔

مکہؐ بھی ہمارا ہے مدینہ بھی ہمارا

یہ دشت! یہ کہسار! یہ دریا کا کنارہ
جنگل میں یہ منگل! ہے یہاں کون خودآرا؟
یہ سڑکیں، یہ مساجد، یہ مکانوں کی قطاریں
اُلجھا چلا جاتا ہے نظارے میں نظارہ
ربوہ کے نظاروں میں بھی پھرتے ہیں نظر میں
وہ مسجد اقصےٰ وہ مسیحا کا منارہ
دل قادیاں میں اور ہیں ربوہ میں نگاہیں
وہ دل کا مرے چاند ہے یہ آنکھ کا تارا
اِس دیس میں بیدار ہے اک اللہ کا بندہ
اُس دیس میں ہے خواب میں اک اللہ کا پیارا
بندے جو محمدؐ کے ہیں اللہ کے ہیں بندے
اللہ کے بندوں کا ہے مجھ کو بھی سہارا
کچھ قادیاں اور ربوہ ہی تنویرؔ نہیں ہیں
مکہؐ بھی ہمارا ہے مدینہ بھی ہمارا

روشن دین تنویرؔ
۲۶، دسمبر ۱۹۵۱ء

ادارہ

چند ماہ قبل روزنامہ الفضل میں حضور ایدہ اللہ کا ایک خط (شیخ روشن دین تنویر کی صاحبزادی کے نام) محفوظ تحریروں کے نام سے شائع ہوا تھا جس میں حضور نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ اپنے والد مرحوم کا کلام چھپواتی رہا کریں حضور کے اس ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے محترم روشن دین تنویر مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل کی ایک ایسی نظم جو آجکل کے حالات میں الفضل میں شائع نہ ہو سکتی ہوا اخبار احمدیہ میں شائع کی جارہی ہے۔

نئی سحر کا نیا آفتاب ہم ہوں گے

شکست ہو گی اُسے فتح یاب ہم ہوں گے
وہ ٹوٹ جائے گا گُل سے گلاب ہم ہوں گے

حریم یار میں آئیں گے انقلاب نئے
نکالا جائے گا وہ، باریاب ہم ہوں گے

پرانی شب کے اندھیروں میں دفن ہو گا وہ
نئی سحر کا نیا آفتاب ہم ہوں گے

زمانہ بیت گیا کم عیار لفظوں کا
نئی رُتوں میں شریکِ نصاب ہم ہوں گے

نئی طرح سے یہ تاریخ لکھی جائے گی
سوال ہو گا اگر وہ جواب ہم ہوں گے

گرایا جائے گا وہ اس کی شوخ نظروں سے
نگاہِ ناز میں اب انتخاب ہم ہوں گے

سفر نیا ہے تو کچھ غم نہ کر نگارِ وطن
نئے سفر میں ترے ہمرکاب ہم ہوں گے

ستارہ سا جو دلوں میں چمکتا ہے اکبر
وہ عہد خواب ہے تعبیر خواب ہم ہوں گے

اکبر حمیدی

احمدیوں کے انسانی حقوق کو پامال کیا جارہا ہے

جماعت احمدیہ لاہور کے جنرل سیکرٹری مکرم راجہ غالب احمد صاحب کا پریس کانفرنس سے خطاب

مکرم راجہ غالب احمد صاحب، جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لاہور نے مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۹۰ء کو پرل کانٹی نینٹل لاہور میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ انہوں نے اخباری نمائندوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

نئے جمہوری دور کا آغاز کرتے ہوئے ہمارے نئے جواں سال اور جواں عزم وزیر اعظم عزت مآب جناب میاں نواز شریف نے قوم کے نام اپنے نشریاتی پیغام میں برملا اس بات کا اعلان واشگاف الفاظ میں کیا تھا کہ ان کے دورِ اقتدار میں ہر طبقہ کے لوگوں کے بنیادی انسانی حقوق کا ہر لحاظ سے نہ صرف تحفظ کیا جائے گا بلکہ ان کے ساتھ ساتھ تمام امور میں مساویانہ اور عادلانہ سلوک روا رکھا جائے گا۔ یہ ایک بہت اچھی ابتدا تھی اور قوم کیلئے نیک شگون تھا۔ لیکن دکھائی یوں دیتا ہے کہ پنجاب میں ابھی ضلعی انتظامیہ تک کم از کم وزیر اعظم کا یہ اعلان اور اس کے مضمرات کسی طور بہر حال پہنچ نہیں پائے۔ مندرجہ ذیل حقائق اس کے ثبوت میں پیش کئے جارہے ہیں جو توجہ طلب ہیں:

(۱) جماعت احمدیہ کے بچوں، بچیوں اور نوجوانوں کے خالصتاً تربیتی اجلاس چار دیواری کے اندر مورخہ ۹ نومبر تا ۱۱ نومبر ہونے تھے اور انہی تاریخوں میں عورتوں کا بھی تربیتی اجلاس ہونا تھا۔ ان اجلاسوں کے لئے باقاعدہ تحریری اجازت نامے حاصل کر لئے گئے تھے۔ یہ تحریری اجازت نامہ ہماری تحریری درخواست پر جو کہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ کو بھجوائی گئی تھی، ڈی سی جھنگ کی طرف سے ۳ نومبر کو جاری کیا گیا تھا۔ اس میں کہا گیا تھا کہ ربوہ میں یہ اجلاس چار دیواری کے اندر کئے جائیں اور لاؤڈ سپیکر کی اجازت دی گئی تھی۔

(۲) لیکن حیرت کی بات ہے کہ ۹ نومبر کو دن کے ۱۱ بجکر ۳۵ منٹ پر عین اس وقت جبکہ اجلاس چار دیواریوں کے اندر شروع ہونے والے تھے ار ایم صاحب ربوہ نے اچانک دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر کے ایک تحریری نوٹس کے تحت ان اجلاسوں کو منسوخ کر دیا۔

تمام پاکستان کے شہروں اور قصبوں اور دیہات سے آتے ہوئے ہزاروں بچوں، بچیوں اور خواتین کو جو اس سردی کے موسم میں دور دراز علاقوں سے ان اجلاسات میں شمولیت کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ان کو سخت تکالیف اذیت اور دکھ میں ناجائز طور پر مبتلا کیا گیا اور جماعت احمدیہ کے مختلف اداروں کے کئے ہوئے انتظامات پر جو بے بہا اخراجات ہوئے تھے ان کو محض ضائع کیا گیا۔ یہ قومی سرمایہ کا بے وجہ زیاں تھا جو انتظامیہ کے رویے سے رونما ہوا۔ ضلعی انتظامیہ نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کو ۱۱ نومبر سے بڑھا کر ۱۱ دسمبر تک محض اس لئے کیا (جو کہ اوور رائٹنگ سے صاف ظاہر ہے) تاکہ جماعت احمدیہ کا انصار اللہ کا اجتماع جو کہ ۱۷ نومبر سے ۱۹ نومبر تک ہونا تھا وہ بھی دفعہ ۱۴۴ کی زد میں آسکے۔ ان اجتماعات پر پابندی بظاہر ماحول میں خلل اندازی اور نقص امن کے اندیشہ کی وجہ سے لگائی گئی ہے حالانکہ ربوہ میں ۹۹ فیصد آبادی بلکہ اس سے بھی زیادہ احمدیوں کی ہے اور ان کے اپنے تربیتی اجلاس جو کہ چار دیواری کے اندر ہو رہے ہوں۔ نقص امن کا کسی صورت کوئی اندیشہ نہیں۔ بہر حال اگر اس کے باوجود ربوہ میں نقص امن کا اندیشہ ہے تو پھر تو وہاں ۱۴۴ کے نفاذ کے بعد ہر قسم کی پبلک میٹنگ اور اجلاس پر پابندی ہونی چاہیئے۔ خصوصاً فرقہ وارانہ اجلاس پر۔ لیکن معاملات اس کے بالکل برعکس ہیں۔

(۳) جیسا کہ قومی پریس میں یہ خبر پچھلے دنوں شائع ہو چکی ہے اسی ضلعی انتظامیہ نے ربوہ میں ۲۳ نومبر بروز جمعہ کھلے بندوں جمعیت علمائے اسلام کو فرقہ وارانہ اجلاس کی اجازت دی جبکہ دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ وہاں جاری ہے۔

(۴) اس اجلاس کی اجازت احمدیوں کے تمام اجتماعات پر پابندی لگانے کے فوراً بعد دی گئی ہے تاکہ ان کے مخالف احمدیوں کے مرکز میں جمع ہو کر ان کے خلاف اشتعال انگیز تقاریر کر سکیں۔ کیا اس سے نقص امن پیدا ہونے کا اندیشہ نہیں ہوگا؟ حالانکہ یہ صورتِ حال نہایت ہی تشویشناک ہے۔ اور یوں لگتا ہے کہ شاید مقامی انتظامیہ دیدہ دانستہ یا غیر شعوری طور پر ایسے حالات پیدا کر رہی ہے کہ نقص امن واقع ہو۔ اس لئے اس نازک موقعہ پر ضروری سمجھا گیا ہے کہ بروقت تمام قوم کو قومی پریس کے ذریعہ ان حالات سے باخبر کیا جائے۔ (باقی صفحہ ۳۱)

لائبیریا (مغربی افریقہ) کے حالیہ ہنگاموں کے انتہائی ہولناک حالات

احمدیوں کو پیش آنے والے تائید و نصرت الٰہی کے بعض واقعات کا ایمان افروز تذکرہ

امیر جماعت احمدیہ لائبیریا (مغربی افریقہ) لائبیریا میں خانہ جنگی کے حالیہ ہنگاموں کے دوران دارالحکومت MONROVIA میں محصور ہو گئے تھے۔ بعدازاں وہ اللہ کے فضل سے وہاں سے نکل کر سیرالیون پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ انہوں نے وہاں کے بعض حالات اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے بعض واقعات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تحریر کئے ہیں۔ ان کا خط ذیل میں ہدیہ قارئین ہے۔

ادارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فری ٹاؤن۔ سیرالیون

۱۳ ستمبر ۱۹۹۰ء

دل و جان سے پیارے آقا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدکم اللہ کی صحت اور عمر میں غیر معمولی برکت ڈالے اور روح القدس سے حضور کی مدد و نصرت فرمائے (آمین) بارک اللہ لکم، بارک اللہ لکم، بارک اللہ لکم کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ایدکم اللہ اور تمام افراد جماعت کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا اور خاکسار اور ڈاکٹر محمد امجد صاحب کو محض اپنے خاص فضل سے اپنی خاص حفاظت میں رکھا (الحمد للہ ثم الحمد للہ)

احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس لائبیریا، فوجی نقطۂ نگاہ سے انتہائی نازک جگہ پر واقع ہے۔ اس کے آگے پیچھے دائیں اور بائیں اہم ترین مقامات واقع ہیں مثلاً اسلحہ خانہ، دفتر وزیر دفاع، مرکزی فوجی ٹریننگ سینٹر اور ذرائع رسل رسائل کا ہیڈ آفس وغیرہ۔ یہ فوجی مراکز ملکی فوج اور آزادی کیلئے لڑنے والی فوج ہر دو کے لئے اہم ترین مقامات تھے۔ اسی لئے مشن کے بالکل سامنے اور پچھلی طرف بہت ہی خوفناک قسم کی جنگ ہوتی رہی جس میں بکتر بند گاڑیاں، بھاری مشین گنیں اور ہلکی توپیں بھی استعمال کی گئیں۔ اس علاقہ میں گولہ باری اور فائرنگ پورے تین ہفتہ تک جاری رہی۔ اس سارے عرصہ میں ہم مشن ہاؤس میں مقید رہے یہاں تک کہ کھڑکی سے باہر جھانک بھی نہ سکتے تھے۔ پورے ۲۹ دن یہ حالت رہی کہ ہم مشن ہاؤس سے مسجد (جس میں صرف ایک دروازہ ہے) میں بھی داخل نہیں ہو سکتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہلکی سی آواز پیدا ہونے سے بھی شدید قسم کی فائرنگ شروع ہو جاتی تھی۔

DOE کے فوجی FREEDOM FIGHTERS سے اس قدر خوفزدہ تھے کہ دور ہی سے ان کی جھلک دیکھ کر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دیتے تھے۔ معمولی سی آواز سن کر بھی فائر کھول دیتے کہ کوئی FREEDOM FIGHTERS یہاں نزدیک ہی چھپا ہوا ہے۔ بعض اوقات اُن کی طرف سے صرف ایک گولی چلتی تو DOE کے فوجی ہزاروں گولیاں چلا دیتے۔ اس ساری لڑائی میں ایک صد سے زائد چھوٹی بڑی گولیاں مسجد کی دیواروں، چھت اور مشن ہاؤس پر پڑیں، جن میں سے چالیس سے زائد گولیاں ۹ موٹی دیواروں کو چیرتی ہوئیں مسجد اور رہائشی حصہ میں آ کر پڑیں، بعض نے چھت کو چھلنی کر دیا۔ دن کے دوران فائرنگ ہوتی تو ہم باورچی خانہ میں پناہ لے لیتے کیونکہ اس کو ہر طرف سے دو دو، تین تین دیواریں لگتی تھیں۔ رات ایک

چھوٹے سے کمرہ میں دیواروں کے ساتھ لکڑی کے تختے رکھ کر گزارتے تھے۔

پیارے آقا! اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعاؤں کے طفیل معجزانہ طور پر ہماری حفاظت فرمائی۔ بعض اوقات ہم ایک جگہ بیٹھے ہوتے پھر وہاں سے اٹھ کھڑے ہوتے۔ ہمارے وہاں سے اٹھنے کے چند لمحات بعد ہی گولی عین اُس جگہ آکر گرتی جہاں ہم پہلے بیٹھے ہوتے۔ یا گولی سیدھ میں آرہی ہوتی تو کھڑکی کے سریے یا کسی اور معمولی چیز سے ٹکرا کر زمین پر گر جاتی۔ ہر موقع پر ہم خدا کا شکر بجالاتے۔ ہماری زبانوں سے سوائے الحمد للہ کے اور کچھ نہ نکلتا۔ ہم یہی کہتے کہ یہ ہمارے پیارے آقا کی دعائیں ہیں جن کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے خدا ان گولیوں کے رخ بدل دیتا ہے۔ بعض اوقات خیال آتا کہ ہم یہاں سے نکل چلیں تو دل یہی کہتا کہ اس جگہ سے زیادہ محفوظ کوئی جگہ نہیں ملے گی اس لئے دل جمعی سے وہاں ڈٹے رہے۔

ملک میں خوراک کی شدید قلت تھی اور ہمارے پاس ایک سینٹ بھی نہیں تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمارے پاس خوراک کا کچھ ذخیرہ تھا جو ہم نے کافی دنوں تک استعمال کیا پھر خراب ہونے سے قبل ہم نے بقیہ خوراک کو ہمسایوں میں تقسیم کر دیا۔ تین دن تک ہم چاول اور دال مسور یا صرف مسور پر گزارا کرتے رہے۔ چاول بھی ایک کپ پیالی فی کس یومیہ کے حساب سے پکاتے تھے۔ جوں جوں خوراک ختم ہو رہی تھی رقم نہ ہونے کی وجہ سے فکر بڑھتی جارہی تھی۔ بہت دعا کی تو ایک روز ایک احمدی دوست ۵۰۰ ڈالر بطور امانت رکھوانے آیا اور کہا کہ میں اسے استعمال کر سکتا ہوں۔ مہنگائی اس قدر ہو گئی کہ اس رقم سے ہم صرف بمشکل ایک ہفتہ کی خوراک خرید سکتے تھے۔ اسی دوران حضور ایدکم اللہ کی خاص توجہ اور محبت بھری دعاؤں کے طفیل ہمارے نکلنے کا انتظام ہو گیا۔ ہمارا وہاں سے نکلنا بھی معجزہ سے کم نہ تھا۔ جونہی ہم امریکہ ایمبیسی میں داخل ہوئے تو ہمیں بتایا گیا کہ تم لوگ خوش قسمت ہو کہ آج نکل آئے کیونکہ اگلے روز شہر پر از سر نو شدید حملہ ہونے والا ہے۔ ہم ابھی مشن ہاؤس سے روانہ ہوئے ہی تھے کہ شہر میں شدید لڑائی شروع ہو گئی۔ یہاں پہنچنے پر معلوم ہوا کہ PRINCE JHONSON کے فوجیوں نے مشن کا ارد گرد کا سارا علاقہ لڑائی کے لئے خالی کروا لیا ہے۔

حضور ایدکم اللہ کے ارشاد پر جب برطانوی دفتر خارجہ کی معرفت ہمارے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی گئی تو پورے چار ہفتہ برطانوی ایمبیسی والے ہم سے رابطہ قائم نہ کر سکے کیونکہ ہم شدید لڑائی والے علاقہ میں تھے۔ چار ہفتہ بعد ہمارا ان سے رابطہ ہوا اور پھر حضور کے ارشاد پر ہمارے نکلنے کا انتظام کر دیا گیا اور ہم بخیریت سیرالیون پہنچ گئے۔ (الحمد للہ ثم الحمد للہ)

ہمارے تین احمدی گھانین دوست ہیں جنہیں CHARLES TAYLOR نے یرغمالی بنایا ہوا ہے۔ یہ شخص اقتدار حاصل کرنے کے لئے پاگل ہو گیا ہے۔ اس کے نزدیک انسان کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ ان سب بھائیوں کی حفاظت کے لئے درخواست دعا ہے۔

اکثر گھانین احمدی فیملیز گھانا کے بحری جہاز کے ذریعہ چلی گئی ہیں۔ مکرم محمد پارٹے صاحب نائب امیر کا بہت زیادہ مالی نقصان ہوا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر ان کی اور ان کے بیوی بچوں کی حفاظت فرمائی۔ ان سب سے اکثر دوست کہہ رہے تھے کہ جو کچھ انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے وہ اتنا ہولناک ہے کہ وہ اب کبھی بھی لائبیریا واپس نہیں آئیں گے۔

دوسری جگہوں سے بھی یہی خبریں ملی ہیں کہ وہاں کے احمدی بھی نزدیک کے ہمسایہ ممالک میں نکل گئے ہیں۔ مکرم مبارک احمد صاحب قمر اور مکرم مبشر احمد صاحب ابھی SANOYEE ہی میں ہیں۔ ان کے بارہ میں عاجزانہ درخواست ہے کہ جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کے ذریعہ ان کی ہر ممکن مدد کی جائے۔ اور اگر ممکن ہو سکتا ہو تو انہیں وہاں سے نکال لیا جائے ورنہ کم از کم مالی طور پر ان کی مدد ضرور کی جائے تاکہ وہ خوراک وغیرہ خرید سکیں۔

لائبیریا اور خاص طور اس کا دار الحکومت منرو ویا بالکل تباہ ہو گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس قوم اور ملک پر خدائی عذاب نازل ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ لوگوں کے اموال، گھر، کاروبار لوٹ لئے گئے۔ آگیں لگائی گئیں اور بے گناہ نہتے شہریوں پر گولیاں برسائی گئیں۔ ہر جگہ انسانی ہڈیاں بکھری پڑی ہیں جو بچ گئے ہیں وہ ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گئے ہیں۔ بجلی، پانی، خوراک، ٹرانسپورٹ، ٹیلی فون وغیرہ کا پورا نظام تباہ ہو گیا ہے۔ ہر طرف بجلی اور فون کی تاریں بکھری پڑی ہیں۔ عمارتوں پر فائرنگ سے سوراخ ہو چکے ہیں۔ جگہ جگہ آگ لگی نظر آتی ہے۔ بعض محلوں کے محلے اور بازاروں کے بازار لوٹ لئے گئے ہیں۔ ایک ٹیلی ویژن سیٹ جو ایک ہزار یا پندرہ سو ڈالرز کا ملتا تھا آجکل صرف ایک سو ڈالرز میں مل جاتا ہے لیکن اس ایک سو ڈالرز سے آپ ایک فرد کے لئے دو وقت کا کھانا نہیں خرید سکتے۔ قیمتوں کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ ایک کپ چاول پندرہ بیس ڈالر میں ملتے ہیں وہ بھی آپ خوش قسمت ہیں اگر مل جائیں۔ بسکٹوں کا ایک پیکٹ دو ڈالرز میں ملتا ہے۔ خشک دودھ بمقدار چائے کا ایک چمچہ ایک ڈالر میں ملتا ہے۔ گوشت اور مچھلی دیکھنے کو بھی نہیں ملتی۔ (باقی صہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

سگریٹ نوشی

محترم ظفراللہ خان صاحب طاہر استاد جامعہ احمدیہ

ہمارے اس دور جدید کی مُہلک اشیاء میں سگریٹ کی ایجاد بھی ہے۔

سگریٹ اور تمباکو کا استعمال ابتداء میں یقیناً کسی تکلیف کے ازالہ کے لئے شروع کیا گیا ہوگا تاہم آجکل تو یہ نہ بطور دوا بلکہ بطور "داء" یعنی بیماری کے استعمال ہوتا ہے اور اکثریت ایسے لوگوں کی ملتی ہے جو محض فیشن کے طور پر اس کا آغاز کرتے ہیں اور اپنے آپ کو ماڈرن ظاہر کرنے کے لئے اس کا استعمال کرتے ہیں حالانکہ سگریٹ نوشی کئی پہلوؤں سے نہایت خطرناک ہے۔

ایک پہلو مذہبی نقطۂ نگاہ ہے جو یقیناً اس کے حق میں نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ ایک بے فائدہ اور لغو چیز ہے بلکہ ضرر رساں چیز ہے اور مذہب تو ہر قسم کی لغویات سے منع کرتا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے مومنوں کی شان یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے اس کے متعلق فرمایا ہے۔

"تمباکو کو مسکرات میں داخل نہیں کرتے لیکن یہ ایک لغو فعل ہے اور مومن کی شان یہ ہے کہ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ۔ اگر کسی کو کوئی طبیب بطور علاج بتائے تو ہم منع نہیں کرتے ورنہ یہ لغو اور اسراف کا فعل ہے اور اگر آنحضرتؐ کے وقت میں ہوتا تو آپؐ اپنے صحابہؓ کے لئے کبھی پسند نہ فرماتے۔"

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء صـ۷)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے ایک موقع پر فرمایا۔

"میں ایک اور نصیحت کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حقّہ بہت بری چیز ہے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو یہ چھوڑ دینا چاہیئے۔"

(منہاج الطالبین صـ۱۳)

پھر فرمایا :-

"اس وقتاً ضمناً یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ پہلے بھی کئی بار اس طرف توجہ دلا چکا ہوں کہ حقّہ بہت گندی چیز ہے اسی طرح دوسرے نشے بھی سخت مضر ہیں ان کو ترک کر دینا چاہیئے۔"

(منہاج الطالبین صـ۲۴)

دوسرا پہلو طبّی ہے جس کے لحاظ سے بھی تمباکو نوشی صحت کے لئے بہت مضر ہے۔ اس ضمن میں درج ذیل اقتباس پیش کیا جا رہا ہے۔

"تمباکو کے دھوئیں میں دیگر اجزاء کے علاوہ نکوٹین، پیری ڈین، ایلڈی ہائیڈز، امونیا اور کاربن مونا آکسائیڈ کے اجزاء موجود ہیں۔ گلے میں خراش پیدا کرنے والے ایلڈی ہائیڈز، امونیا اور کاربن مونا آکسائیڈ ہو سکتا ہے کہ تمباکو کے دھوئیں میں تو موجود ہوں لیکن تمباکو کے پتّوں میں مفقود نظر آتے ہوں۔ سگریٹ کے کاغذ کو اتنی اہمیّت نہیں دی جاتی کیونکہ تمباکو کو کاغذ میں لپٹے ہوئے پینے یا ویسے پائپ میں پینے سے بہت کم فرق محسوس کیا گیا ہے حتیٰ کہ کاربن مونا آکسائیڈ جو کہ بہت کم مقدار میں موجود ہے بعض اوقات بہت زیادہ اہمیّت رکھتی ہے۔ یہ بے رنگ بے خوشبو گیس ہے۔ یہ گیس جسم انسانی میں غنودگی، سر درد اور نبض کو تیز چلانا شروع کر دیتی ہے یہی مونا آکسائیڈ گیس جسم انسانی پر اس وقت بڑا اثر کرتی ہے جبکہ وہ پھیپھڑوں سے ہوتی ہوئی ہمارے خون میں داخل ہوتی ہے۔ یہ عمل ہر انسان میں جاری ہے۔ بعض لوگ سگریٹ پینے کے بعد بیزار محسوس کرنا شروع کر دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انہیں سر درد شروع ہو جاتا ہے لیکن سگریٹ نوش انسانوں کے لئے ——— ان باتوں پر غور کرنے کے لئے وقت نہیں البتہ یہ گیس اس وقت جسم انسانی پر زیادہ اثر انداز ہوتی ہے جبکہ کوئی بند موٹر گاڑی یا کمرے میں بیٹھا سگریٹ پی رہا ہو۔ یہ عام مشاہدہ کی بات ہے کہ عموماً موٹر چلانے والے کے خون میں مونا آکسائیڈ گیس کے اثرات ۸ سے ۹ فیصد تک موجود ہوتے ہیں۔ حال ہی میں ایک موٹر کار انجینئر بند موٹر گاڑی کی ہوا کو ٹیسٹ کر کے اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ اگر ڈرائیور چار گھنٹہ یا اس سے زیادہ اسی ہوا میں سانس لے تو اس کی موت واقع ہو سکتی ہے لیکن اگر اس موٹر میں ڈرائیور سگریٹ پینا شروع کر دے تو اس پر غنودگی چھا جائے گی اور اس کے بعد اس کا نتیجہ بہت زیادہ خطرناک نکلے گا یعنی وہ جلدی سے جلدی اس دنیا سے ملکِ عدم کو سدھار جائے گا۔ اس کے بعد آیئے ہم دوسرے اجزاء کا جائزہ لیں جس کو نکوٹین

کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ نکوٹین ایک ایسا مادّہ ہے جو بخارات بن کر اڑ جاتا ہے اور جو سر کی جوئیں اور بیمار چوزوں کو فوراً مارنے کا کام کرتا ہے۔ نکوٹین مہلک ترین زہروں میں سے ایک زہر ہے جو انسان نے ایجاد کئے ہیں۔ تمباکو میں اس کی مقدار ایک سے تین فیصد تک موجود ہے۔ نکوٹین کا اثر محض اس کے اپنے وجود سے ہی اتنا مہلک نہیں بنتا جتنا کہ دوسرے حالات اسے مہلک ترین بنا دیتے ہیں۔ جہاں جس قدر درجہ حرارت زیادہ ہوگا اسی قدر نکوٹین کی مقدار زیادہ ہوگی۔ ایک موٹا سگار ایک پتلے سگار یا سگریٹ کے برے اثر میں کوئی نمایاں فرق نہیں تاہم ہم اتنا ضرور کہہ سکتے ہیں کہ ان دونوں میں سے کوئی بھی ہمارا دوست نہیں بلکہ دونوں ہی اپنی اپنی جگہ ہماری جان کے دشمن ہیں۔ آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ بعض سگریٹ پینے والے سگریٹ کو پینے سے پیشتر منہ کے لعاب سے یا پانی سے گیلا کر لیتے ہیں حالانکہ انہیں شاید اس بات کا پتہ نہیں کہ تمباکو کو جتنا گیلا کر کے سلگایا جائے گا اتنا ہی زیادہ وہ نکوٹین دے گا۔ عام سگریٹ پینے والے کے لئے سگریٹ کو تھوڑا نم دے کر پینا سگریٹ کو زیادہ مزیدار بنانے کا طریقہ ہے اس طرح وہ زیادہ نکوٹین اپنے اندر لے جاتا ہے جو اسی کے لئے نقصان دہ ہے۔ آپ یہ معلوم کر کے حیران ہوں گے کہ باوجود اس کے کہ "نکوٹین سے پاک" سگریٹوں کا تناسب جو پہلے ہی بہت کم ہے اس میں بھی پوری طرح سے نکوٹین نکالی نہیں جا سکتی ان سگریٹوں میں بھی باوجودیکہ ان کے بنانے والے انہیں نکوٹین سے پاک ظاہر کرتے ہیں ایک سے دس فیصدی تک نکوٹین موجود ہوتی ہے۔ سگریٹ بنانے والے جانتے ہیں کہ تمباکو سے نکوٹین نکالنے کے لئے پہلے اس تمباکو میں بہت زیادہ مقدار میں نکوٹین داخل کی جاتی ہے اور پھر اس کے بعد نکوٹین نکالنے کا عمل شروع کیا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کافی سے زیادہ نکوٹین خارج کر لی جاتی ہے لیکن پھر بھی تقریباً "نکوٹین سے پاک" کا لیبل لگا کر فروخت کیا جاتا ہے ایسے سگریٹ سے کہیں زیادہ نکوٹین رکھتے ہیں جن پر کہ ایسا لیبل ہمیں نظر نہیں آتا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا نکوٹین سگریٹ نوش کرتے وقت ہمیں نقصان پہنچاتی ہے اور آخر وہ کس طرح ہمارے خون میں داخل ہونے میں کامیاب ہو جاتی ہے؟ سچ یہ ہے کہ نکوٹین کا کچھ حصّہ تو اس وقت ضائع ہو جاتا ہے جبکہ سگریٹ سلگایا جاتا ہے باقی نکوٹین جو سگریٹ میں موجود ہوتی ہے وہ سگریٹ کے اس حصّہ میں جمع ہونا شروع ہو جاتی ہے جو حصّہ قدرے ٹھنڈا ہوتا ہے ظاہر ہے کہ یہ وہی حصّہ ہے جو ہماری تھوک لگنے کی وجہ سے ہمارے منہ کے قریب رہتا ہے جوں جوں ہم سگریٹ ختم کرتے جاتے ہیں نکوٹین کی مقدار بڑھتی چلی جا رہی ہوتی ہے اور جب ہم سگریٹ کے اس حصّہ کا کش لگاتے ہیں جہاں پر تمام نکوٹین جمع ہے تو وہ نکوٹین ہمارے منہ کے راستے خون میں داخل ہو کر اثر انداز ہوتی ہے۔"

(ہومیو پیتھک میگزین جلد نمبر ۱۶ شمارہ نمبر ۸ صفحہ ۲۷۶ تا ۲۷۹ برائے اگست ۱۹۷۶ء)

سگریٹ نوشی کا ایک پہلو عام معاشرے میں اس کا بداثر ہے۔ ہر سوسائٹی میں باوجود کثرت سگریٹ نوشی کے اس کو بوجوہ منع کرنے کا رجحان زیادہ ہے ذرائع ابلاغ کو بھی اس ضمن میں استعمال کیا جاتا ہے اور محکمہ صحت اس کے نقصانات بتانے پر ہمہ وقت کمربستہ رہتا ہے۔ دانتوں پر بھی اس کا اثر نمایاں ہوتا ہے۔

معاشی اعتبار سے چونکہ یہ چیز بجائے فائدہ کے نقصان دہ ہے اور پھر مفت میں نہیں بلکہ قیمتاً یہ زہر خریدنا پڑتا ہے۔ اس طرح سگریٹ نوش احباب اپنی کمائی کو اس غلط راستے میں صرف کر دیتے ہیں اور اس طرح اسراف بے جا کا موجب بنتے ہیں جو نہ صرف اپنی جان پر بلکہ اپنے خاندان اور پھر پورے انسانی معاشرے پر ظلم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ سگریٹ چونکہ ایک نشہ ہے۔ خواہ آپ اسے نشہ کی ادنیٰ حالت ہی کہہ لیں۔ تاہم اس کا جو تکلیف دہ پہلو سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ نوجوان اسی واسطہ سے آہستہ آہستہ چرس اور پھر ہیروئن تک بڑھ جاتے ہیں اور ان نشوں کی تباہ کاریوں سے آج کون انسان واقف نہیں ہے۔ اس لئے سگریٹ نوشی کے مضر اثرات کے باعث اس سے نجات حاصل کرنا ضروری ہے۔

"ماہرین نفسیات کے نزدیک سگریٹ کی عادت آہستہ آہستہ قوتِ ارادی کو کمزور کر دیتی ہے۔ اس وجہ سے توبہ کے بعد بھی انسان ذرا سی ترغیب کے سامنے ہتھیار ڈال دیتا ہے۔ اسی طرح بعض معالج سگریٹ نوشوں کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اس بری عادت کے نقصانات پر اچھی طرح غور کریں تا کہ ان کا جذبہ خود حفاظتی انہیں اس نقصان رساں عادت کو چھوڑنے پر مجبور کرے لیکن سگریٹ نوشوں کو ہمارا مشورہ یہ ہے کہ اگر وہ سگریٹ نوشی ترک کرنا چاہتے ہیں تو نفع نقصان کے اس معاملہ پر سرے سے غور ہی نہ کریں بلکہ اس کے فوائد یا نقصان جو کچھ بھی ذہن میں آئیں انہیں ہر ممکن طریقے سے ٹالنے کی کوشش کی جائے۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ آپ بڑی حد تک اس ذہنی تصادم اور کشمکش سے بچ جائیں گے جو سگریٹ پینے کے حسن و قبح پر غور کرنے کے بعد پیدا ہوگا..... اگر اس دوران میں آپ پھر بھی یہ محسوس کریں کہ آپ پر ذہنی کشمکش مسلط ہو رہی ہے آپ کسی طرح اس سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے تو اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو کسی ایسے کام میں مشغول کر لیجیے جو ہاتھوں سے کرنا پڑے چاہے یہ کام لکڑیاں پھاڑنا اور مٹی کھودنا ہی کیوں نہ ہو اس سے آپ کی توجہ ذہنی کشمکش کی طرف سے ہٹ جائے گی۔ سگریٹ نوشی چھوڑنے اور پھر اس پر استقامت اختیار کرنے

کا یہ طریقہ نہایت سیدھا سادہ ہے لیکن جب آپ اسے اختیار کریں گے تو کئی بلند بانگ اور لمبے چوڑے پروگرام والے طریقوں سے کہیں زیادہ کامیاب اور نتیجہ خیز پائیں گے۔"

(نفسیات اور جسمانی امراض از محمد یونس حسرت مطبوعہ فیروز سنز لمیٹڈ ۱۹۷۵ء ایڈیشن چہارم صفحہ ۲۶۲ تا ۲۶۴)

درحقیقت اس کا علاج قوت ارادی اور ایمان میں مُضمر ہے۔ ایک انسان کی قوتِ ارادی جتنی مضبوط ہوگی اسی قدر وہ اس میں کامیاب ہوگا۔ ایک موقع پر کسی دوست نے حُقّہ نوشی ترک کرنے کے متعلق حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ سے سوال کیا۔ وہ سوال اور حضور کا جواب یہاں پر درج کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں :۔

"ایک دوست پوچھتے ہیں کہ حُقّہ چھوڑنے کی ترکیب بتاؤ۔ حقّہ کی نسبت افیون چھوڑنے میں زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ ایک دوست تھے جنہوں نے بہت سال افیون کھائی جب وہ چھوڑنے لگے تو ڈاکٹر نے کہا اگر چھوڑ دو گے تو مر جاؤ گے مگر انہوں نے چھوڑ دی اس پر چند دن انہیں تکلیف رہی مگر پھر ان کی صحت اچھی ہو گئی ۔۔۔۔ اس وقت مضمون خراب کئے بغیر جو بتا سکتا ہوں وہ یہی ہے کہ چھوڑ دو (منہاج الطالبین صفحہ ۷۵

حضرت مسیح موعودؑ نے اس کا علاج ان الفاظ میں بیان فرمایا۔

"انسان عادت کو چھوڑ سکتا ہے بشرطیکہ اس میں ایمان ہو اور بہت سے ایسے آدمی دنیا میں موجود ہیں جو اپنی پرانی عادات چھوڑ بیٹھے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ جو ہمیشہ سے شراب پیتے چلے آرہے ہوتے ہیں بڑھاپے میں آکر جبکہ عادات کا چھوڑنا خود بیمار پڑنا ہوتا ہے بلا کسی خیال کے چھوڑ بیٹھتے ہیں اور تھوڑی سی بیماری کے بعد اچھے بھی ہو جاتے ہیں میں حقّہ منع کہتا اور ناجائز قرار دیتا ہوں مگر ان صورتوں میں کہ انسان کو کوئی مجبوری ہو یہ ایک لغو چیز ہے اور اسی سے انسان کو پرہیز کرنا چاہیئے۔"

(البدر ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۰)

آخر پر یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ جو احباب سگریٹ نوشی ترک کرنا چاہتے ہیں اور اس میں مشکل پیش آتی ہو تو ہومیو طریقہ علاج نے اس کے لئے درج ذیل دوا تجویز کی ہے۔ ٹبیکم ۲۰۰۔ نیز سگریٹ کے بداثرات کو دور کرنے کے لئے نکسوامیکا ۳۰ بڑی اچھی دوا ہے۔

(ہومیو پیتھک ڈاکٹر حصہ دوم صفحہ ۱۰۷ از ڈاکٹر لیاقت علی گوجرانوالہ)

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ بہتوں کو یہ توفیق دے کہ وہ سگریٹ نوشی ترک کردیں اور اللہ تعالیٰ انہیں وہ قوت ارادی عطا فرمائے کہ اس عادت پر وہ غالب آسکیں۔ آمین

اہم اور ضروری اعلانات

۱۔ حضور انور کی خدمت میں خطوط لکھنے والے احباب و خواتین کی خدمت میں عرض ہے کہ اپنا پتہ نہایت صاف الفاظ میں خط پر بھی تحریر فرمایا کریں۔ صرف لفافے پر اپنا ایڈریس لکھ دینا کافی نہیں۔ اس طرح حضور ایدہ اللہ کی طرف سے موصول ہونے والا جوابی خط متعلقہ احباب و خواتین تک بروقت پہنچانے میں آسانی رہتی ہے۔ دوسری صورت میں بعض اوقات حضور کے خطوط کو متعلقہ دوست تک پہنچانا ناممکن ہو جاتا ہے۔

۲۔ جن احباب و خواتین کو ابھی تک اجتماع خدام الاحمدیہ پر حضور اقدس کے ساتھ اتروائی جانے والی تصاویر نہیں ملیں وہ اپنی شناخت کے لئے ایک عدد تصویر مع اپنے ایڈریس کے ارسال کریں تاکہ اُن کے فوٹو اُن تک پہنچا دیئے جائیں۔

۳۔ مکرم نعیم احمد صاحب ابن مکرم رشید الدین صاحب خاکسار سے رابطہ کریں۔ مرکز سے نہایت ضروری ڈاک اُن کے لئے آئی ہوئی ہے۔

(عبدالرشید بھٹی۔ جنرل سیکرٹری)
فون نمبر ۰۶۱۰۶/۷۳۵۵۴

یوم تبلیغ

۱۲ جنوری کو جماعت احمدیہ جرمنی کا پہلا یوم تبلیغ ہے۔ تمام احباب و خواتین اس دن کو پورے اہتمام اور جوش خروش کے ساتھ منائیں۔ دن کا آغاز خصوصی دعاؤں کے ساتھ کیا جائے۔ آپ کی مقامی جماعت کی طرف سے جو بھی پروگرام ترتیب دیا گیا ہے اس میں اپنا عملی تعاون پیش کریں۔ انفرادی طور پر بھی اپنے زیر تبلیغ دوستوں سے خصوصی رابطہ کریں۔ غرض اس دن کوئی ایک احمدی بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جس نے اس روز اپنے پروگراموں میں تبلیغ کو شامل نہ کیا ہو۔

صدر صاحبان سے میری درخواست ہے کہ اس روز کی تبلیغی سرگرمیوں کی رپورٹ بھجوانا نہ بھولیں۔ قابل تقلید تبلیغی سرگرمیوں کی رپورٹس انشاء اللہ العزیز اخبار احمدیہ میں شامل کی جائیں گی۔

(عبدالشکور اسلم۔ سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ جرمنی)

قضاء بورڈ جرمنی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ جرمنی کے لئے قضاء بورڈ کے تقرر کی منظوری عطا فرمائی ہے جو حسبِ ذیل ہے۔

مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی	←	صدر قضاء بورڈ
مکرم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب طاہر	←	نائب صدر 〃 〃
مکرم مرزا عبدالحق صاحب	←	ممبر قضاء بورڈ
مکرم چوہدری حفیظ الرحمٰن صاحب	←	〃 〃 〃
مکرم ملک بشیرالدین صاحب	←	〃 〃 〃

کسی سماعت کے وقت قضاء بورڈ کے ممبران کی تعداد کم از کم تین ہونی ضروری ہوگی۔ قضاء بورڈ کے ممبران کی حیثیت حسب سابق قاضی اوّل کی بھی ہوگی۔ اسی طرح قضاء بورڈ کے سامنے پیش ہونے والے مقدمہ کا جس ممبر نے بحیثیت قاضی اول فیصلہ کیا ہو وہ اپیل کی سماعت کے بوقت بورڈ کا ممبر نہ ہوگا۔

مختلف ریجنوں میں پہلے سے جو قاضیان مقرر ہیں اُن کے اسماء درج ذیل ہیں۔

فرینکفورٹ ریجن :- مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی، مکرم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب طاہر۔ حاجی محمد شریف صاحب۔

ھمبرگ ریجن :- مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب، مکرم مختار احمد صاحب، مکرم چوہدری عبدالحکیم صاحب۔

کولون ریجن :- مکرم عبدالمالک صاحب، مکرم مرزا عبدالحق صاحب، مکرم الطاف احمد صاحب

میونخ ریجن :- مکرم عزیز احمد صاحب طاہر، مکرم نجاح الدین صاحب رشدی

سٹٹ گارٹ ریجن :- مکرم صلاح الدین قمر صاحب، مکرم نعیم احمد صاحب

مسعود احمد جہلمی (مشنری انچارج جرمنی)

عہدیداران مجلس انصار اللہ متوجہ ہوں

۱ — چونکہ ہمارا مالی سال ۳۱ دسمبر ۱۹۹۰ء کو ختم ہو رہا ہے اس لئے جس قدر جلد ہو سکے اپنے بقایاجات کی ادائیگی فرما کر مشکور فرمائیں۔

۲ — ۳۱ جنوری ۱۹۹۱ء سے پہلے پہلے اپنی اپنی مجالس کا بجٹ سال ۱۹۹۱ء صدر دفتر بھجوا کر مشکور فرمائیں یاد رہے کہ کوئی بھی آپ کی مجلس کا دوست ایسا نہ رہ جائے جس کو بجٹ میں شامل نہ کیا گیا ہو۔

۳ — اپنی اپنی مجالس کی تجنید چیک کریں نئے آنے یا جانے والے دوست کی اطلاع سیکرٹری تجنید نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ صدر دفتر فرینکفرٹ کو دیں۔

۴ — ہر ماہ کا چندہ انصار اللہ ہر مہینہ کی آخری تاریخ تک سیکرٹری مال جماعت کے پاس جمع ہونا ضروری ہے۔

۵ — ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کے بقایا دار اپنی ادائیگی فرما کر مشکور فرما دیں۔

عبدالغفور بھٹی (صدر مجلس انصار اللہ جرمنی)

مجلس انصار اللہ کے چندہ کا جائزہ

ریجن	سالانہ بجٹ	وصولی اختتام	بقایا قابل وصول
فرینکفرٹ سٹی	۱۰۰۹۷-۹۵	۳۱۰۶-۵۰	۷۱۶۷-۵۵
فرینکفرٹ ریجن بیرونی مجالس	۴۴۲۴-۹۵	۱۳۴۸-۳۵	۳۱۰۵-۶۵
کولون	۸۹۹۱-۹۰	۱۷۶۴-۴۰	۵۹۷۲-۶۵
میونخ	۱۹۹۵-۰۵	۲۴۶-۵۰	۵۰۱-۳۴
سٹٹگارٹ	× ×	۵۳-۰۰	? ?
برلن	۱۰۲۶-۶۰	× ×	۲۶۱-۶۰
ہمبرگ	۵۳۷۱-۲۵	۲۰۴۴-۳۰	۲۳۲۷-۶۸

سال ۱۹۹۱ء کے دوران جماعت احمدیہ جرمنی کی اہم تقریبات

۱۲	جنوری	یومِ تبلیغِ جرمنی
۲۷	جنوری	وقفِ نو
۹-۱۰	فروری	ریجنل داعیان الی اللہ کیمپ
۲۳	فروری	جلسہ یومِ مصلح الموعود
۹-۱۰	مارچ	ریفریشر کورس عہدیداران فرینکفرٹ ریجن
۲۳	مارچ	جلسہ یومِ مسیح موعود
یکم	اپریل	جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
۶	اپریل	یومِ تبلیغ
۱۷	اپریل	عید الفطر (اندازاً)
۱۰ تا ۱۲	مئی	مجلس شوریٰ جماعت جرمنی
۱۸-۲۰	مئی	ریجنل اجتماع خدام الاحمدیہ فرینکفرٹ
۲۵-۲۶	مئی	ریجنل داعیان الی اللہ کیمپ
۳۰	مئی	جلسہ یومِ خلافت
۱۴ تا ۱۶	جون	جلسہ سالانہ جرمنی
۲۶	جون	عید الاضحیٰ (اندازاً)
۶-۷	جولائی	ریفریشر کورس عہدیداران کولون + سٹٹ گارٹ ریجن
۱۳	جولائی	یومِ تبلیغ
۱۴ تا ۲۰	جولائی	تربیتی کیمپ - اطفال و ناصرات
۲۶ تا ۲۸	جولائی	جلسہ سالانہ انگلستان
۲۴-۲۵	اگست	داعیان الی اللہ کیمپ
۳۰-۳۱	اگست	اجتماع انصار اللہ
۱۳ تا ۱۵	ستمبر	یورپین اجتماع خدام الاحمدیہ
۲۷ تا ۲۹	ستمبر	ریفریشر کورس عہدیداران برلن - ہمبرگ ریجن
۲	اکتوبر	جلسہ پیشوانِ مذاہب
۱۹	اکتوبر	یومِ تبلیغ
۲۶-۲۷	اکتوبر	مجلسِ شوریٰ خدام الاحمدیہ
۱۶-۱۷	نومبر	ریفریشر کورس عہدیداران میونخ ریجن
۳۰	نومبر	داعیان الی اللہ کیمپ
یکم	دسمبر	" " " "
۲۱ تا ۲۷	دسمبر	تربیتی کلاس

(عبدالرشید بھٹی - جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ جرمنی)

قابلِ تقلید

جماعت احمدیہ GODDELAU کے ہر دو احمدی خواتین اور مردوں نے کھانے پینے کا سٹال لگا کر اس سے ہونے والی ۱۲۴۰ مارک کی آمدنی شہر کے ہسپتال کے فنڈ برائے خریداری ایمبولینس میں بطور عطیہ دی۔ جس کو شہر کے BURGAMASTER نے یکم دسمبر کو ہونے والی ایک تقریب میں اہالیان شہر کی موجودگی میں سراہا۔

(ریجنل امیر فرینکفرٹ)

شعبہ "سمعی و بصری" کو ایسے احباب جماعت کا تعاون درکار ہے جو آڈیو و ویڈیو سیکشن میں مہارت رکھتے ہوں۔ اور مرکزی و لوکل تقریبات اور اجتماعات میں خدمات سر انجام دے سکیں۔

وہ تمام احباب فوری طور پر اپنے اسماء پتہ جات و تجربات سے آگاہ فرمادیں علاوہ ازیں یہ بھی لکھیں کہ آپ کے پاس کیا کیا انسٹرومنٹ ہیں۔ ایسے تمام خطوط سیکرٹری شعبہ سمعی و بصری کے نام بون امس کے پتہ پر ارسال فرمادیں۔

(منور احمد۔ سیکرٹری سمعی و بصری جماعت احمدیہ جرمنی)

بقیہ : پریس کانفرنس

نہ صرف ان اقدامات سے احمدیوں کے تمام انسانی حقوق کو پامال کیا جارہا ہے بلکہ ایسے حالات پیدا کئے جارہے ہیں جن سے ان ایام میں اشتعال انگیزی اور نازک صورتِ حال کو پیدا کیا جا سکے۔ اس لئے قومی اور صوبائی حکومتوں سے ہم یہ پبلک اپیل کر رہے ہیں کہ وہ ان حالات کا جائزہ لے کر فوری طور پر بروقت اقدام کریں۔ ہمیں اس بات پر بھی مجبور کیا جارہا ہے کہ اس سلسلے میں ہم ضلعی انتظامیہ کے خلاف ممکنہ قانونی چارہ جوئی بھی کریں۔ ———— ❖

ضروری اعلان

مکرمہ نصرت جہاں آراء ملک اور مکرم ملک گل شیر خان صاحب فوری طور پر خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔

(جنرل سیکرٹری)

اعلان ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۳۰ اکتوبر کو خاکسار کو بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام اشرف حسین انور رکھا گیا ہے۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے اور درازی عمر عطا فرمائے۔

(محمد انور SCHRIESHEIM)

خاکسار کے عزیز مکرم طارق محمود وڑائچ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۱ نومبر کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے رملہ وڑائچ رکھا ہے۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولود کو درازی عمر عطا فرمائے اور نیک اور خادم دین بنائے۔

(مبشر احمد باجوہ۔ ریجنل امیر فرینکفرٹ)

اعلانات

احباب جماعت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور اقدس کے گلف کرائسس کے متعلق خطاب جو کہ مورخہ ۲۴، ۱۷، ۱۳، اگست اور ۲۳، ۱۶، ۹ نومبر کو مسجد فضل لندن میں ریکارڈ کئے گئے کی ویڈیو کیسٹس افادہ عام کے لئے شعبہ سمعی و بصری سے دو کیسٹ میں دستیاب تھیں جس کی قیمت مع ڈاک خرچ ۵۰ و ۲۳ مارک ہے احباب اپنی مقامی جماعت میں رقم کی ادائیگی کر کے رسید کی کاپی شعبہ سمعی و بصری کو بھجوا کر ویڈیو کیسٹس منگوا سکتے ہیں۔

اعلان نکاح

مکرم چوہدری سلطان آصف صاحب ابن چوہدری محمد رمضان صاحب آف BAD NAUHEIM کا نکاح مکرمہ شمائلہ طارق محمود صاحبہ بنت طارق محمود صاحب آف اوکاڑہ سے بعوض ستر ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو مسجد احمدیہ اوکاڑہ میں پڑھایا گیا۔

احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(صدر جماعت احمدیہ BAD NAUHEIM)

شیزان

انٹرنیشنل لمیٹڈ پاکستان کے جرمنی میں ڈیلر

PRINCE INTERPRIZE
FARM STR 2-4
6082 WALLDORF

ہمارے پاس شیزان کی درج ذیل مصنوعات برائے فروخت موجود ہیں

Mango Nectar in 250ml Tetra Brik
Satrang Pickle Oil 425g bottle
Mango Pickle Oil 425g bottle
Satrang Pickle Oil 1000g plastic j.
Mango Pickle Oil "
Lime/Chilly Pickle in Vinegar 400g
Mango Chutney in 560g bottle
Mango Squash in 735ml bottle
Mango Jam in 430g glass jar
Mango Chunks in syrup 475g can
Mango Nectar 830ml can

ہمیں شیزان کی ان مصنوعات کی فروخت کے لئے جرمنی کے بڑے شہروں میں سب ڈیلر درکار ہیں

اعجاز احمد

TEL: 06105-74358/44192

FAX: 06150-52717

لذیذ کھانے پکوانے کا اعلیٰ انتظام

پلاؤ، متنجن، بریانی، مرغ روسٹ، پسندے، نرگسی کوفتے، سادہ کوفتے، شامی کباب، کٹلس، مچھلی فرائی، انڈین بٹھورا چنے کے ساتھ اور سادہ ترکاری کے ساتھ، عمدہ قسم کے پکوڑے، سموسہ لڈو، برفی، گلاب جامن، بالوشاھی، شکرپارے۔

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر لذیذ کھانے پکوانے کے لئے خاکسار سے رابطہ قائم کریں

M. IBRAHIM
SEBASTIAN KNEIPP STR 3
6232 BAD SODEN
TEL:- 06196-62609

In the name of Allah,Most Gracious,Ever Merciful
Office Of Publication(Ishaat)
Jamaat Ahmadiyya Germany
Price List Of Some of the world's best books on Islam
As of 25.12.1990

German Literature/Books/H.Quran

Name of Book	Author	Price J.Members	Price Books Seller
Ahmadiyya Muslim Jamaat*		DM 00.00	DM 02.00
Auf der suche nach lebendi Religion	H.Huebsch	DM 00.00	DM 01.00
Ausgewaehlte Hadith		DM 00.00	DM 03.00
Ausgewaehlte verse aus dem Quran		DM 00.00	DM 03.00
Auswahl von Schriften des Messias		DM 00.00	DM 03.00
Befreiung von der Suende	Mirza G.Ahmad	DM 03.00	DM 05.00
Bilal geschichte eines juenge,IFK 3	Hassan M.Khan	DM 01.80	DM 03.00
Das Haus in Mekka*	Dr.A.H.Chiussi	DM 03.60	DM 06.00
Das Islamische Gebetbuch	T.H.Guddat	DM 04.80	DM 08.00
Der Heilige Quran Gross(A+D)		DM 15.00	DM 22.50
Der Heilige Quran Kleine(A+D)		DM 05.00	DM 07.50
Der Islam vierteljaehrliich(Jahresabonnement)		DM 25.00	DM 30.00
Der Islamische Staat*	Mohd Z.Khan	DM 00.00	DM 02.00
Der Verheissene Messias	M.Mubarak Ahmad	DM 01.80	DM 03.00
Der weg Mohammeds	H.Huebsch	DM 05.90	DM 09.80
Die Frau in Islam	Mohd Z.Khan	DM 00.00	DM 02.00
Die Person des Goettlichen Wesens	Mirza M.Ahmad	DM 06.00	DM 10.00
Die Philosophie der Lehren Islam	Mirza G.Ahmad	DM 10.80	DM 18.00
Die Vorteile des Gebets	Munir Ahmad	DM 00.00	DM 01.00
Die Wahrheit ueber die Kreuzigug J*	Mirza N.Ahmad	DM 00.00	DM 02.00
Die Wirklichkeit des Islams	Mohd Z.Khan	DM 03.00	DM 05.00
Die quelle des Christentumes	Mirza G.Ahmad	DM 03.00	DM 05.00
Die Wirklichkeit des Islams	Mohd Z.Khan	DM 03.00	DM 05.00
Die quelle des Christentumes	Mirza G.Ahmad	DM 03.00	DM 05.00
Die wirtschaft gesellsch ordn Islam	Mirza M.Ahmad	DM 03.60	DM 06.00
Ein Gespraech zwischen Muslim &Chr*	F.I.Anweri	DM 00.00	DM 02.00
Ein Missverstaendnis Ausgeraeumt	Mirza G.Ahmad	DM 03.00	DM 05.00
Eine botschaft des Friedens*	Mirza N.Ahmad	DM 00.00	DM 02.00
Einfuerung in den Islam*	H.A.Zafar	DM 00.00	DM 02.00

Grundsaetze der Islamischen Kultur*	Mohd Z.Khan	DM 00.00	DM 02.00
Islam fuer den heutigen Menschen	Mohd Z.Khan	DM 09.00	DM 15.00
Islam idee und Praxis	Masud Ahmad	DM 04.80	DM 08.00
Islamische Mystik	H.Huebsch	DM 00.00	DM 01.00
Jesus im Quran*	S.N.Ahmad	DM 00.00	DM 02.00
Jesus in Kaschmir		DM 00.00	DM 01.00
Jesus starb in Indien	Mirza G.Ahmad	DM 04.20	DM 07.00
Judentum,Christentum und Islam	Mohd Z.Khan	DM 00.00	DM 01.00
Klares Licht		DM 00.00	DM 02.00
Lehre und Fruehgeschichte,IFK 1	R.A.Chaudhry	DM 03.60	DM 06.00
Licht auf das Weltgeschehen,Al kahf		DM 00.00	DM 03.00
Meine Glaube	Mohd Z.Khan	DM 00.00	DM 01.00
Mohammad Der Befreier der Frauen	Mirza M.Ahmad	DM 00.00	DM 01.00
Muhammad	Mirza M.Ahmad	DM 01.80	DM 03.00
Muhammad in der Bibel*	Mirza M.Ahmad	DM 00.00	DM 02.00
Prophezeiungen ueber die endzeit	A.R.Bhutta	DM 04.20	DM 07.00
Sind Ahmadies Muslime ?		DM 00.00	DM 02.00
Sozialer aspekt des Islams	Mirza M.Ahmad	DM 03.00	DM 05.00
Sufitum imm Islam	M.A.Bajwa	DM 00.00	DM 01.00
Ueber den Schleier	Rabia Yalniz	DM 00.00	DM 01.00
Unsere Lehre*	Mirza G.Ahmad	DM 00.00	DM 02.00
Vierzig schoene Edelsteine*	Mirza B.Ahmad	DM 04.80	DM 08.00
Warum ich an den Islam glaube ?	Mirza M.Ahmad	DM 00.00	DM 01.00
Weisses Minarett vierteljaehrlich(Jahresabonnement)		DM 04.00	DM 08.00
Worte unseres Proheten,IFK 2	S.M.A.Nasir	DM 03.00	DM 05.00
Yassarnall Quran	Pir Manzoor.M	DM 06.00	DM 10.00

English Literature/Books/H.Quran

A Man of God	Iain Adamson	DM 12.00	DM 20.00
A.B.C of Islam*		DM 05.40	DM 09.00
Ahmadiyyat an introduction	Louis J.Hammann	DM 00.00	DM 01.50
Ahmadiyyat the renaissance of Islam	Mohd Z.Khan	DM 13.10	DM 21.80
Biblical refrences book		DM 02.40	DM 04.00
Conscience and Coercion		DM 07.80	DM 13.00

Comment On H.Quran S.Fatiha VOL 1	Mirza G.Ahmad	DM 15.00	DM 25.00
Deliverance from the cross	Mohd Z.Khan	DM 05.40	DM 09.00
Distinctive features of Islam	Mirza T.Ahmad	DM 00.00	DM 02.00
Gardens of the Righteous	Mohd Z.Khan	DM 08.40	DM 14.00
Hazrat Ahmad the Promised Messiah*	Mirza B.M.Ahmad	DM 03.60	DM 06.00
Hazrat Maulvi Nooruddeen	Mohd Z.Khan	DM 05.40	DM 09.00
Intrduction to the study of H.Quran	Mirza B.M.Ahmad	DM 09.00	DM 15.00
Introd the books of Promised Messia	Naseem Saifi	DM 05.40	DM 09.00
Invitation to Ahmadiyyat*	Mirza B.M.Ahmad	DM 12.50	DM 20.80
Islam & Human Rights	Mohd Z.Khan	DM 04.80	DM 08.00
Islam my religion	B.A.Rafiq	DM 01.20	DM 02.00
Islam or Apostasy	Naeem O.Memon	DM 12.50	DM 20.80
Jesus in India(Hard cover)	Mirza G.Ahmad	DM 08.40	DM 14.00
Jesus in India(Paper back)	Mirza G.Ahmad	DM 06.00	DM 10.00
Khataman Nabiyyeen*		DM 00.00	DM 01.50
M.Ghulam Ahmad of Qadian(H.Cover)	Iain Adamson	DM 12.00	DM 20.00
M.Ghulam Ahmad of Qadian(Pap.Back)	Iain Adamson	DM 10.20	DM 17.00
Mosque,Its importance*	R.A.Chaudhri	DM 04.80	DM 08.00
Murder in the name of Allah,H.Cover	Mirza T.Ahmad	DM 10.20	DM 17.00
Murder in the name of Allah,P.Back	Mirza T.Ahmad	DM 07.80	DM 13.00
Muslim festivals & ceremonies*	R.A.Chaudhri	DM 05.40	DM 09.00
Philosophy of the teach of Islam	Mirza G.Ahmad	DM 09.00	DM 15.00
Punishment of apostasy in Islam	Mohd Z.Khan	DM 02.10	DM 03.50
Qaaedah Yassernal Quran*		DM 04.80	DM 08.00
Revival of Religion	Mirza T.Ahmad	DM 00.00	DM 01.50
Selected Hadith		DM 00.00	DM 03.00
Selected sayings of Holy Prophet	Syed M.A.Nasir	DM 03.00	DM 05.00
Selected vrses of H.Quran		DM 00.00	DM 03.00
Selected writings of P.Messiah		DM 00.00	DM 03.00
Short glossary of the Holy Quran*	Abdul Hamid	DM 05.40	DM 09.00
Tadhkirah*	Mohd Z.Khan	DM 12.50	DM 20.80
Tadhkirat-ush-Shahadatain	Mirza G.Ahmad	DM 04.80	DM 08.00
The Agony of Pakistan*	Mohd Z.Khan	DM 04.80	DM 08.00
The Essence of Islam VOL 1	Mohd Z.Khan	DM 10.80	DM 18.00
The Essence of Islam VOL 2	Mohd Z.Khan	DM 10.80	DM 18.00

The Holy Quran & commentary	Malik G.Farid	DM 30.00	DM 50.00
The Holy Quran (A+E)*	Mohd Z.Khan	DM 21.00	DM 35.00
The Holy Quran (A+E)	Maulvi S.Ali	DM 12.00	DM 20.00
The Holy Quran Transl & Coment 5VOL	Mirza B.M.Ahmad	DM 111.00	DM 185.00
The life Of Muhammad	Mirza B.M Ahmad	DM 06.00	DM 10.00
The Message of Islam	Mohd Z.Khan	DM 00.00	DM 02.00
The Muslim prayer book*	M.A.Kareem	DM 04.80	DM 08.00
The set of children's books*		DM 12.00	DM 20.00
Truth about Ahmadiyyat	B.A.Rafiq	DM 04.80	DM 08.00
Where did Jesus die	J.D.Shams	DM 05.40	DM 09.00
Why Islam		DM 00.00	DM 02.00
Wisdom of the Holy Prophet	Mohd Z.Khan	DM 06.00	DM 10.00
Woman in Islam	Mohd Z.Khan	DM 00.00	DM 02.00

<u>French Literature/Books/H.Quran</u>

Ahmad the Promised Messiah	DM 00.00	DM 01.50
Aik Ghalti Ka Izaala	DM 00.00	Dm 01.00
Commom sense about Ahmadiyyat	DM 00.00	DM 01.00
Distinctive features of Islam	DM 00.00	DM 01.00
Intrd to the study of Holy Quran	DM 16.80	DM 28.00
Introduction to Ahmadiyyat	DM 00.00	DM 01.00
Khataman Nabiyeen	DM 00.00	DM 01.00
Life of Muhammad	DM 00.00	DM 02.00
Muhammad in Bible	DM 00.00	DM 01.00
My faith	DM 00.00	DM 01.00
Philosophy of revival of religion	DM 00.00	DM 01.00
Philosophy of teaching of Islam	DM 05.40	DM 09.00
Sadqate Massih Mawood	DM 00.00	DM 01.50
Selected Verses of Hadiths	DM 00.00	DM 03.00
Selected Verses of Holy Quran	DM 00.00	DM 03.00
Selected Writings of P.Messiha	DM 00.00	DM 03.00
The Holy Quran(A+F)	DM 25.20	DM 42.00
Where did Jesus die ?	DM 04.80	DM 08.00
Why Islam ?	DM 00.00	DM 01.30

Italian Literature/Books/H.Quran

Ahmadiyyat an Introduction	DM 00.00	DM 01.00
Distinctive features Of Islam	DM 00.00	DM 01.00
Introduction to Ahmadiyyat	DM 00.00	DM 01.00
Philosophy of the teachings of Islam	DM 04.50	DM 06.30
Selected Verses of H.Quran	DM 00.00	DM 03.00
Selected Verses of Hadiths	DM 00.00	DM 03.00
Selected writings of P.Messiha	DM 00.00	DM 03.00
The Holy Quran(A+I)	DM 25.20	DM 42.00
Why I believe in Islam	DM 00.00	DM 01.00

Chinese Literature/Books

An Outline of Islam	DM 02.25	DM 03.15
Reply to 4 Qs Sirajuddin Christian	DM 01.00	DM 01.40
Selected Verses of H.Quran	DM 00.00	DM 03.00
Selected Verses of Hadiths	DM 00.00	DM 03.00
Selected writings of P.Messiha	DM 00.00	DM 03.00

Russian Literature/Books/H.Quran

Four folders on diffrent subjects	DM 00.00	DM 00.20
Selected vrses of H.Quran	DM 00.00	DM 03.00
Selected verses of Hadiths	DM 00.00	DM 03.00
Selected writing of P.Messiah	DM 00.00	DM 03.00
The Holy Quran(A+R)	DM 25.20	DM 42.00

Spanish Literature/Books/H.Quran

Introduction to Islam	DM 00.00	DM 01.00
Philosophy of the teachings of Islam	DM 03.00	DM 04.20
Selected Verses of H.Quran	DM 00.00	DM 03.00
Selected Verses of Hadiths	DM 00.00	DM 03.00
Selected writings of P.Messiah	DM 00.00	DM 03.00
The Holy Quran(A+S)	DM 25.20	DM 42.00

Persian Literature/Books/H.Quran

Ahmad Maud	DM 00.00	DM 01.00
Ahmadiyyat Ka Pegham	DM 00.00	DM 01.00
Azadie Wajdan	DM 00.00	DM 01.00
Barkatud Dua	DM 00.00	DM 01.00
Durre Sameen	DM 03.00	DM 04.20
Huujjate Balegha	DM 00.00	DM 01.00
Insane Kamil	DM 00.00	DM 01.00
Khatman Nabiyyin	DM 00.00	DM 01.00
Nigahe Mukhtasari	DM 00.00	DM 01.00
Peyame Ahmadiyyat	DM 00.00	DM 01.00
Rihai az Gunahaah	DM 00.00	DM 01.00
Rihlat Masih bin Maryam	DM 00.00	DM 02.00
Selected Verses of H.Quran	DM 00.00	DM 03.00
Selected Verses of Hadiths	DM 00.00	DM 03.00
Selected writings of P.Messiah	DM 00.00	DM 03.00
Sirat Massih Mawood	DM 00.00	DM 01.50
Tarikhchay Ahmadiyyat	DM 00.00	DM 01.00
The Holy Quran	DM 25.20	DM 42.00

Arabic literature/Books/H.Quran

Aduratu Sameenato	DM 00.00	DM 01.00
AL Qolussareeh	DM 03.50	DM 05.80
AL Wassiyat	DM 00.00	DM 00.50
Al Istiftaa	DM 03.50	DM 05.80
Al Khidmaatul Baarizah	DM 00.00	DM 00.40
Aldorarus Sameenah	DM 00.00	DM 01.00
Dawatul Ahmadiyya	DM 00.00	DM 01.00
Falsefato Ehyail Islam	DM 00.00	DM 00.40
HUbbul Arbe Iman	DM 00.00	DM 00.40
Kalmatul Nasehat	DM 00.00	DM 01.00
Motaqiadatul Jmatul Ahmadiyya	DM 00.00	DM 01.00
Qalmatun Naseeha	DM 00.00	DM 01.00
Tafseer al Borooj	DM 02.30	DM 03.80

Tafseer al Fatihah	DM 02.30	DM 03.80
The Holy Quran(In Yassernal Quran Script)	DM 12.00	DM 20.00

Turkish Literature/Books/H.Quran

Ahmadiyyat in Mesaji	DM 00.90	DM 01.50
Cagri	DM 00.90	DM 01.50
Bir vigdan Bunalimi	DM 00.00	DM 01.00
Dinin Yeniden Canlanmasi	DM 00.00	DM 01.00
Hicri 14,Yuzyil Sona	DM 00.00	DM 01.00
Islam,da Ahmadiyyat Nedir ?	DM 00.00	DM 01.00
Muejde	DM 00.00	DM 01.00
Selected verses of Holy Quran	DM 00.00	DM 03.00
Selected verses of Hadiths	DM 00.00	DM 03.00
Selected writings of P.Messiah	DM 00.00	DM 03.00
The Holy Quran	DM 25.20	DM 42.00
Talim	DM 00.00	DM 01.00

Polish Literature/Books

Al Islam	DM 01.35	DM 02.25
Distinctive features of Islam	DM 00.00	DM 01.50

Urdu Books/H.Quran

Akhbare Ahmadiyya(Monthely)	اخبار احمدیہ	DM 01.00
Chalis Jawaher Pare	چالیس جواہر پارے	DM 04.00
Chand Yjaden	چند یادیں	DM 08.00
Dinyat ki pahli Kitab	دینیات کی پہلی کتاب	DM 02.00
Durre Samin Intekhab	درثمین (انتخاب)	DM 03.00
Durre Samin Mukammel	درثمین (مکمل)	DM 04.00
Fatwa Wafate Masih	فتویٰ وفاتِ مسیح	DM 02.00
Ham Muselman Hain	ہم مسلمان ہیں	DM 02.00
Hamare Nabi Piyare Nabi	ہمارے نبی پیارے نبی	DM 02.00
Hamari Talim	ہماری تعلیم	DM 01.00
Ibne Maryam	ابنِ مریم	DM 10.00

Islam Ki Kitabn (Set of 5 books)	اسلامی کتابیں	DM 08.00
Itmame Hujjat	اتمام حجت	DM 02.00
Jamaate Ahmadiyya ki Mukhteser Tarikh	جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ	DM 03.00
Kishti Nuh	کشتی نوحؑ	DM 03.00
Kiya Hazrat Masih Nasri Zinda hain	کیا حضرت مسیح ناصری زندہ ہیں	DM 01.50
Klame Mahmood	کلام محمود	DM 05.00
Masih hindustan Main	مسیح ہندوستان میں	DM 03.00
Massihi Anfas	مسیحی انفاس	DM 20.00
Nabyon ka Sardar	نبیوں کا سردار	DM 04.00
Namaz Muterjam	نماز مترجم	DM 01.50
Qadianion ki teref se Kalama ki Tohin	قادیانیوں کی طرف سے کلمہ کی توہین	DM 01.00
Rahe Iman	راہِ ایمان	DM 03.00
Roohani Khazain (46 Volumes)	روحانی خزائن	DM 500.00
Shane Khateme Nabiyyin	شانِ خاتم النبیین	DM 05.00
Shane Khatemulambiya(Set of 12)	شانِ خاتم الانبیاء	DM 10.00
Shane Quran	شانِ قرآن	DM 04.00
Shane Rasoole Arabi	شانِ رسول عربی	DM 05.00
Sirat-O-Sawanh Musle Maud	سیرت وسوانح مصلح موعودؓ	DM 02.00
Sirate Masih Maud	سیرت مسیح موعودؑ	DM 03.00
Swaneh Musle Maud	سوانح مصلح موعودؓ	DM 02.00
Tablighe Hidayet	تبلیغِ ہدایت	DM 05.00
Tafseere Saghir	تفسیرِ صغیر	DM 20.00
Talimul Banat	تعلیم بنات	DM 01.50
Urdu Sovunior Germany,1989	اردو سووینئر جرمنی ۱۹۸۹ء	DM 10.00
Urdu Sovunior Karachi,1990	اردو سووینئر کراچی ۱۹۹۰ء	DM 10.00
Yassernal Quran*	یسرنا القرآن	DM 04.00
Zahoor Imam Mehdi	ظہور امام مہدی	DM 02.00

ضروری التماس

اس بات کا خیال رکھیں کہ سب سے پہلے لٹریچر کی مانگ اپنے ریجن میں کریں۔ اگر وہاں سے نہ مہیّا ہو سکے تب نیشنل شعبہ اشاعت سے رجوع کریں۔

اسماعیل نوری

(سیکرٹری اشاعت، جماعت احمدیہ جرمنی)

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کے موقع پر آنے والے گروس گیراؤ کے مقامی صحافی (ستمبر ۱۹۹۰ء)

صحافی حضرات حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کر رہے ہیں

مبلغ اسلام مکرم عبد الباسط طارق صاحب صحافیوں کو اجتماع کے انتظامات سے آگاہ کر رہے ہیں

مشرقی صوبہ جرمنی کے صوبہ ٹورنگن کی ملٹی کلچرل تنظیم کی طرف سے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے استقبال کے بعض مناظر

حضور تنظیم کے صدر مسٹر باؤس شٹائن کو
جرمن ترجمہ قرآن کا نسخہ عطا فرما رہے ہیں

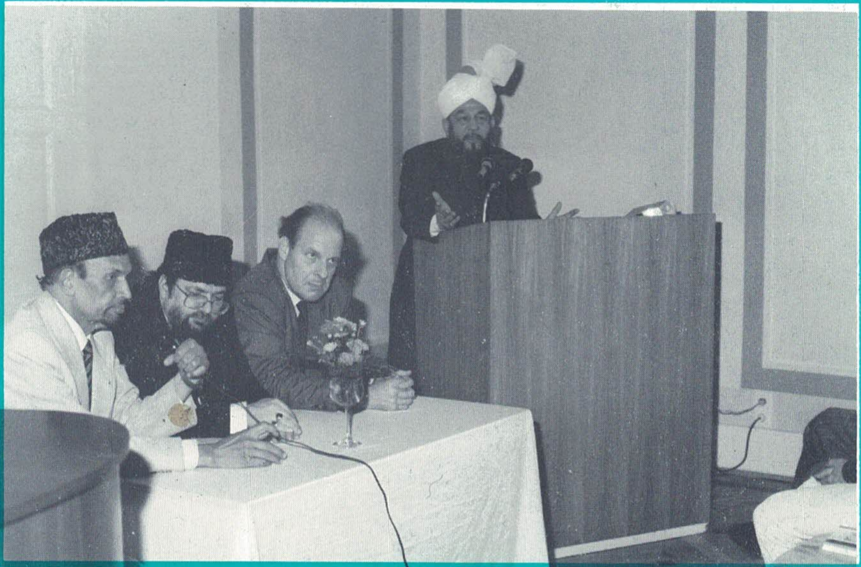

حضور تنظیم کی استقبالیہ تقریب
سے خطاب فرما رہے ہیں

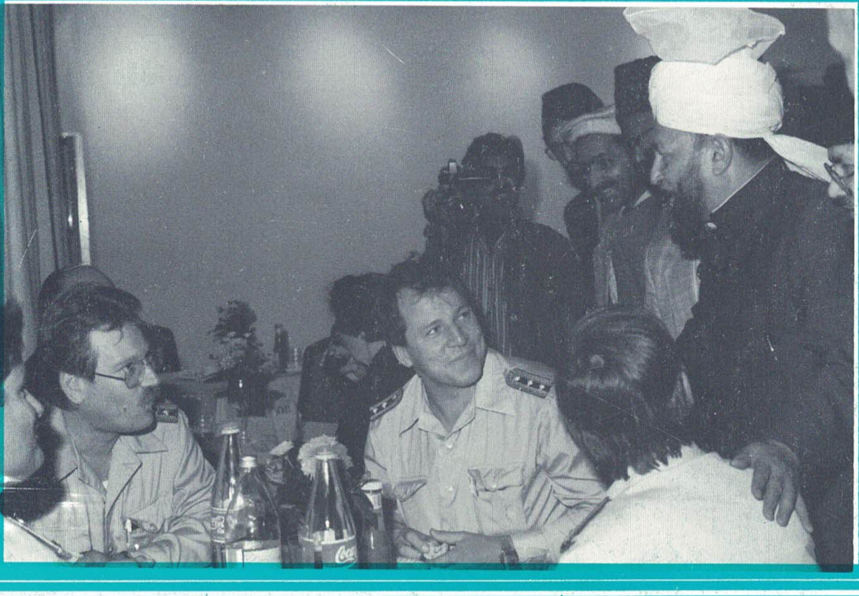

حضور ایدہ اللہ پولیس کے حفاظتی دستے کے اراکین
سے شگفتہ انداز میں گفتگو فرما رہے ہیں

Herausgeber: Ismail Noori · Verlag: DER ISLAM · Nuur Moschee · Babenhäuser Landstr. 25 · D-6000 Frankfurt/M.
Tel. (0 69) 68 14 85 · Fax (0 69) 68 65 04 · Telex 41 61 87 islam d · Telegr.-Adr.: »ISLAM« Frankfurt/M.